عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد ۱۴ - شمارہ ۳۸

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

انشاء اللہ ہفت روزہ ختم نبوت پوری دنیا میں پہنچنا شروع ہو گیا

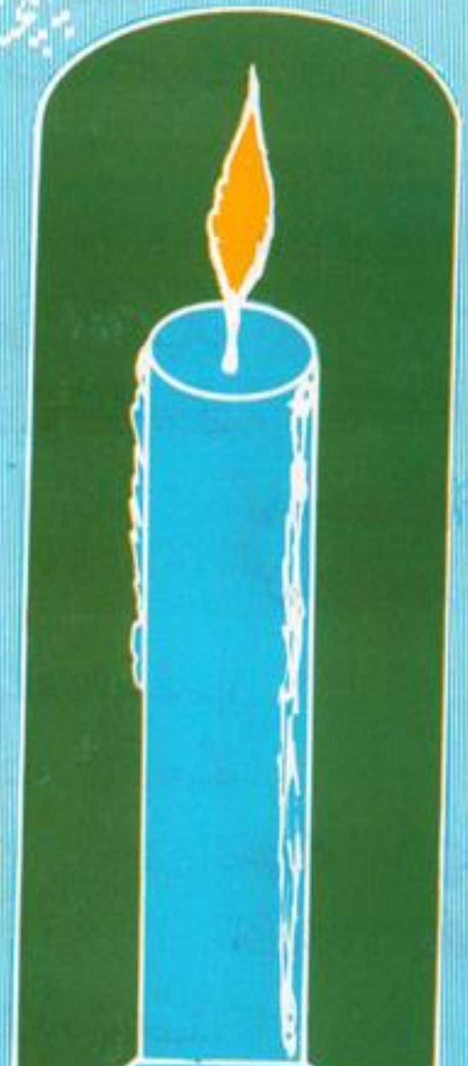

پڑھے لکھے قادیانیوں کو ایک

چیلنج

ظفر اللہ قادیانی کو دہلی کی مساجد سے کیسے دھتکار اگیا!

کیا **بائیبل** تبدیل نہیں ہوئی ؟

عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب

اسلام آباد میں کیا ہوا ؟

گستاخان رسول کا انجام

نور حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون

جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

حسرت و یاس

ظہیر الحسن رشک جامعی

نورِ یزداں ہوا کفر پر خندہ زن، اہرمن آشنا کم سے کم رہ گئے
اہلِ باطل کے مخدوم اور محترم، بن کے خدام شاہِ اُمم رہ گئے

آمنہ کے دلارے حبیبِ خدا، جن کے در کے ہیں روح الامیں پاسباں
عظمتِ مصطفیٰ تیرے صدقے جہاں اہلِ مکہ کے جاہ و حشم رہ گئے

سوئے طیبہ چلا جب کوئی قافلہ، وجد کرتا ہوا گنگناتا ہوا
اشک آنکھوں میں آتے ڈھلکنے لگے، دیکھ کر ان کو حسرت سے ہم رہ گئے

صبر رخصت ہوا دل مچلنے لگا یاد آئے جو طیبہ کے دلکش سماں
اشک بن بن کے موتی بکھرتے گئے اپنی قسمت پہ رو رو کے ہم رہ گئے

وہ فصاحت بلاغت کا درِ رواں حق نے قرآں نازل کیا بے گماں
نطقِ سازِ پیمبر کا اعجاز ہے سن کے مبہوت اہلِ قلم رہ گئے

مسکراتے رہے وہ ہر اک درد پر زخم سہہ سہہ کے موتی لنڈھاتے رہے
عزم و اخلاق ان کا اے صلِّ علیٰ دیکھ حیرت سے اہلِ ستم رہ گئے

سارے جھوٹے خدا گر پڑے منہ کے بل، سرنگوں ہو گئے لات و عزّیٰ ہبل
ان کی آمد کا اعجاز صلِّ علیٰ، اپنا منہ لے کے سارے صنم رہ گئے

طیش میں لیکے شمشیر اٹھے عمرؓ قتل کرنے نبی کو چلے الحذر
ان کی چشمِ کرم اٹھ گئی جو ادھر، شرم سے کر کے سر اپنا خم رہ گئے

اہلِ قسمت اٹھے سوئے طیبہ چلے نعت پڑھتے ہوئے روتے ہنستے ہوئے
رشک ہم ہی تھے قسمت کے مارے ہوئے دیکھتے ان کا نقشِ قدم رہ گئے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۳۹
۹ تا ۲۴ جمادی الاخری ۱۴۰۶ھ
بمطابق
۷ تا ۱۳ مارچ ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مظلہٗ مہتمم دار العلوم دیوبند	بھارت
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید النگار	فرانس

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبد الرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبد الستار واحدی

بدلِ اشتراک
سالانہ /- روپے — ششماہی /- روپے
سہ ماہی /- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد	عبد الرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کشمور	ایم عبد الواحد
بہاول پور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راٹا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بدلِ اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرونِ ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبد الرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

اسلام آباد میں کیا ہوا

حکومت اور مجلس عمل میں سمجھوتہ کی تفصیلات

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خان محمد اور وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو کے درمیان ۱۶ فروری کو ہونے والے سمجھوتے کے مطابق صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد کی نگرانی کے لئے حکومت اور مجلس عمل کے نمائندوں کی مشترکہ نگرانی کمیٹی قائم کی جائے گی اور مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں تفتیشی رپورٹ کا چار ماہ کے اندر اعلان کر دیا جائے گا یہ سمجھوتہ مرکزی مجلس عمل کی طرف سے ۱۷ فروری کو پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کے اعلان کے بعد وزیر اعظم کی دعوت پر ۱۶ فروری کو ہونے والے مذاکرات کے نتیجہ میں ہوا ان مذاکرات میں حکومت کی طرف سے وزیر اعظم محمد خان جونیجو، وزیر مذہبی امور میر حاجی ترین، وزیر مملکت مقبول احمد خان، پنجاب کے وزیر اوقاف ملک خدا بخش ٹوانہ، سندھ کے وزیر اوقاف الحاج شمیم الدین اور بلوچستان کے وزیر اوقاف ملک محمد یوسف اچکزئی شریک ہوئے جبکہ مرکزی مجلس عمل کے وفد میں مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد مدظلہ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا زاہد الراشدی، مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری مولانا عبد اللہ آف جھنگ، مولانا علی غضنفر کراروی اور مولانا سید عبد القادر آزاد، مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا محمد اشرف ہمدانی تھے۔ مذاکرات وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر رات گیارہ بجے تک جاری رہا جس کے نتیجہ میں مولانا خان محمد اور جناب محمد خان جونیجو کے درمیان مندرجہ ذیل امور پر اتفاق ہوا۔

○ ——— مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے سلسلہ میں وزیر اعظم اپنے اعتماد کی تفتیشی ٹیم مقرر کریں گے جو چار ماہ کے اندر اس بات کی حتمی رپورٹ پیش کرے گی کہ اسلم قریشی زندہ ہیں یا قتل کر دیے گئے ہیں نیز مقررہ مدت سے ایک ماہ قبل حکومت تفتیشی صورت حال کے بارے میں مرکزی مجلس عمل کو اعتماد میں لے گی۔

○ ——— مسجد منزل گاہ سکھر کے کیس کا فیصلہ پندرہ روز کے اندر سنا دیا جائے گا۔

○ ——— صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کے سلسلہ میں وزیر اعظم چاروں صوبائی حکومتوں سے فوری رپورٹ طلب کریں گے اور انہیں موثر عملدرآمد کی ہدایات جاری کریں گے نیز صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد اور دیگر متعلقہ امور کی نگرانی کے لئے وفاقی وزارت امور مذہبی سب نگران کمیٹی قائم کی جائے گی جس میں مرکزی مجلس عمل کے پانچ نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

○ ——— ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ اور دیگر امور کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر صوبائی حکومتوں سے رپورٹ طلب کر لی گئی اور قومی اسمبلی کی سفارشات کے بعد ان کو جلد قانونی شکل دے دی جائے گی۔

○ ——— ربوہ کے نام کی تبدیلی پر اتفاق رائے ہو گیا۔ اس سلسلہ میں عملی کارروائی جلد از جلد مکمل کی جائے گی۔

○ ——— انجمن احمدیہ کے نام ربوہ کی زمین کی الاٹمنٹ کی تحقیقات کرائی جائے گی اور الاٹمنٹ کو منسوخ کر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں گے

○ ——— شیر گڑھ تحصیل تونسہ شریف میں مسلمانوں کی مسجد میں مدفون قادیانی سردار کو وہاں سے نکالنے کے لیے صوبائی وزیر اوقاف ملک خدا بخش ٹوانہ خود تونسہ شریف جائیں گے اور مسلمانوں کے جذبات کے مطابق مسئلہ کو نمٹائیں گے۔

○ ——— کلیدی اسامیوں کے بارے میں وزیر اعظم نے بتایا کہ اس سلسلہ میں کوائف جمع کئے جا رہے ہیں اور کوائف مکمل ہونے پر عملی اقدامات کئے جائیں گے

وزیر اعظم سے مذاکرات کے بعد مرکزی مجلس عمل کا ایک اہم اجلاس رات ساڑھے گیارہ بجے مسجد دار السلام اسلام آباد میں حضرت مولانا خان محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مذاکرات میں شریک راہنماؤں کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے سا ٹھ سے زائد راہنماؤں نے شرکت کی۔

اجلاس میں مذاکرات کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ صبح ۹ بجے پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ نہیں کیا جائے گا اور اس وقت مرکزی جامع مسجد اسلام آباد میں جلسہ عام منعقد کر کے فیصلوں کا اعلان کیا جائے گا۔

چنانچہ ۱۷ فروری کو صبح ۹ بجے مرکزی مجلس عمل کا جلسہ عام جامع مسجد میں حضرت مولانا خان محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مجلس عمل کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے مذاکرات کی تفصیلات کا اعلان کیا اور ان کے علاوہ اس جلسہ سے مولانا سید عبد المجید ندیم، مولانا سید عطاء المومن بخاری، مولانا محمد لقمان علی پوری مولانا سید امیر حسین گیلانی اور دیگر زعماء نے خطاب کیا مقررین نے حضرت مولانا خان محمد کی قیادت میں ہونے والے مذاکرات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سمجھوتے پر عملدرآمد کا جلد از جلد آغاز کیا جائے۔ مقررین نے خبردار کیا کہ اگر سمجھوتے پر عملدرآمد میں تاخیر یا سستی کا مظاہرہ کیا گیا تو عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ حکومت نے محض وقت گزارنے کے لئے وعدے کئے ہیں

مرکزی مجلس عمل کے سربراہ مولانا خان محمد نے اس موقع پر کارکنوں کو صبر و تحمل کے ساتھ نتائج کا انتظار کرنے کی تلقین کی۔

سیالکوٹ میں ختم نبوت احتجاجی کانفرنس

مجاہد ختم نبوت جناب اسلم قریشی کی بازیابی میں حکومت کی ناکامی کے خلاف مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام ۱۰ فروری کو امام صاحب روڈ مولانا اسلم قریشی کے مکان کے سامنے ایک زبردست احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ مسئلہ ختم نبوت اور جناب قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں عامۃ المسلمین کی حیرت انگیز دلچسپی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے بوندا باندی اور سرد ہواؤں کے باوجود اس جلسہ کو نہایت جوش و خروش سے سنا۔ مگر مولانا قریشی کی طویل گمشدگی پر آسمان بھی رو پڑا مگر حکومت کی پیشانی پر ندامت کے دو قطرے بھی نمودار نہیں ہوئے

مولانا فضل الرحمٰن

مولانا فضل الرحمٰن نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کا شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ میں اس کانفرنس میں شمولیت اپنے لئے سعادت کی بات سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سیالکوٹ حالیہ تحریک ختم نبوت کا نقطہ آغاز ہے انہوں نے کہا کہ حکومت جناب اسلم قریشی کی بازیابی میں ناکام ہو چکی ہے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی اور تحریک ختم نبوت کے مطالبات منوانے کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان اور جماعتیں متحد ہو کر جدوجہد کریں انہوں نے کہا کہ حکومت کے چھوٹے چھوٹے اقدامات پر خراج تحسین اور مبارکباد کے انبار لگانے سے اصل مقاصد ادھورے رہ جاتے ہیں اور تحریکوں کو نقصان پہنچتا ہے انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ماسکو کی طرف بھی ہاتھ بڑھایا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں متحد ہو کر قادیانیوں کا لندن، واشنگٹن اور ماسکو تک تعاقب کرنا چاہیے منظم جدوجہد کے ساتھ ہی تحریک ختم نبوت کے مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مولانا عبدالقادر روپڑی

جمعیۃ اہل حدیث کے مرکزی رہنما اور مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا عبدالقادر روپڑی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم کب تک احتجاج کریں گے۔ حکومت ہمارے احتجاج سے ٹس سے مس نہیں ہوئی اب احتجاج کی نہیں احتساب کی ضرورت ہے۔

مولانا زاہد الراشدی

مولانا نے حکومت کی قادیانیوں کے بارے میں منافقانہ پالیسی اور قادیانیوں کی حمایت کرنے والے سیاسی رہنماؤں پر شدید تنقید کی انہوں نے کہا کہ عوام قادیانی دوستوں کو [illegible] جائے گا۔ قادیانیوں کو کسی خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے انہیں کوئی بھی تحفظ نہیں دے سکتا۔

مولانا ضیاء القاسمی

جلسہ میں سب سے طویل اور پرجوش تقریر مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کی [illegible] افواہ [illegible] ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی برآمدگی میں اتنی تاخیر کیسے ہوتی ہے انہوں نے احتجاج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اب تو حکومت کو یقین ہو جانا چاہیے کہ عوام اپنے مطالبات منوائے بغیر خاموش نہیں ہوں گے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے حنیف رامے اور خان عبدالولی خان کا نام لے کر ان کے قادیانیوں کی حمایت میں دیئے گئے بیانات کی مذمت کی۔

دیگر مقررین کے علاوہ مولانا محمد جمیل چودھری، مولانا محمد یوسف جامی اور صاحبزادہ اکرم زاہد نے بھی خطاب کیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کی سربراہی سے فوری ہٹایا جائے

قاری محمد اسد اللہ عباسی۔

مری۔ (رپورٹ ارشد محمود عباسی مری)

مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے امیر اور مجلس عمل کی صوبائی باڈی کے رکن، ممتاز عالم دین الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے مرکزی جامع مسجد خلفائے راشدین لوئر مال مری میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالم اسلام کے خلاف قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ملک کی کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو بلا تاخیر علیحدہ کیا جائے۔

قاری محمد اسد اللہ عباسی نے کہا کہ پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی ایک قادیانی ہے وہ مسلمانوں کے وجود کا دشمن اور عدوان اسلام کا دوست ہے۔ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے یہودیوں کے نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ بنا کر عالم اسلام کے مسلمانوں کی روح کو گھائل کر دیا ہے۔ قاری صاحب نے اس امر پر سخت احتجاج کیا کہ آج تک اسلامی کانفرنس قادیانی عبدالسلام سے یہ نہ پوچھ سکی کہ قادیانیوں کا مشن یہودی ریاست اسرائیل میں کس مقصد کے لئے قائم ہے؟ دنیائے اسلام تو اسرائیل کو تسلیم نہ کرے اور اسلامی کانفرنس یہودیوں کے ایجنٹ عبدالسلام قادیانی کو اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ بنائے۔ کیا یہ اسلام کی خدمت ہے۔؟

قاری محمد اسد اللہ صاحب نے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا کہ اس نے گذشتہ شمارہ میں اس امر کی طرف حکومت کی اور اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل شریف الدین پیرزادہ کی توجہ مبذول کرائی۔ الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے کہا کہ اسلامی کانفرنس نے قادیانی عبدالسلام کو سربراہ بنا کر اسے ۵ کروڑ ڈالر کی خطیر رقم دے کر امت مسلمہ کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا ہے۔ ختم نبوت کے پروانوں کا

سرمایہ غداران ختم نبوت کے حوالہ کرنا ظلم عظیم ہے۔ قاری صاحب نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ اور دیگر قائدین سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلہ پر حکومت پاکستان کو محدود وقت کا نوٹس دیں کہ وہ اسلامی کانفرنس میں شامل تمام مسلم ممالک کو بتائے کہ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن سے قادیانی عبدالسلام کو برطرف کر کے ۵ کروڑ ڈالر واپس لیں۔ بصورتِ دیگر ملک کے کونے کونے میں قادیانی لابی کی عالم اسلام کے خلاف سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لئے مؤثر ترین تحریک چلائی جائے گی۔

قاری محمد اسعد اللہ عباسی نے اس موقع پر شرکاء کانفرنس سے تائید حاصل کی تو انہوں نے ہاتھ بلند کر کے تحریک کے حق میں اعلان کیا۔ اور نعرے لگائے

قاری محمد اسعد اللہ عباسی نے آخر میں مسلمانان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ صدر پاکستان اور اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل شریف الدین پیرزادہ کو قادیانی عبدالسلام کی برطرفی کے لئے ٹیلی گرام اور رجسٹرڈ خطوط ارسال کریں۔

اسی طرح کے مطالبات مری کی دیگر مساجد جامع مسجد فاروقیہ، جامع مسجد صدیق اکبر نزد مال روڈ مری، جامع مسجد المرتضیٰ نزد سنی بنک، جامع مسجد عثمانیہ جھیکا گلی میں کئے گئے۔

ضلع ٹھٹھہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

گھارو ،، ورلڈ اسلامک مشن ٹھٹھہ کے مرکزی راہنما صوفی حبیب وارثی اور مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹھٹھہ کے ناظم اعلیٰ حافظ عبدالخالق و دیگر شہریان مسلمانان گھارو، دھابیجی ملیر ایریا ساکرو نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت اور تمام مسلمانان پاکستان کی توجہ قادیانیوں کی طرف مبذول کرائی ہے کہ قادیانیوں کو ضلع ٹھٹھہ و اندرون سندھ بڑے بڑے ٹھیکے دیئے جا رہے ہیں اور افسر شاہی کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ حکومت کا کام ہے کہ وہ اس سلسلے میں فوری قدم اٹھائے کہ قادیانیوں کو ٹھیکیداری کی لسٹ سے خارج کر کے بلیک لسٹ کر دیا جائے اور جو افسران ان کی سرپرستی کر رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

تمام مسلمانوں سے پرزور مطالبہ ہے کہ اس سلسلے میں ایک ہو کر متحدہ آواز بلند کریں، قادیانیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔ اور اس بات پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے کہ آئین پاکستان اور آرڈیننس ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے تحت یہ قادیانی غیر مسلم اقلیت اور شعائر اسلام آذان، نماز جمعہ و دیگر ارکان اسلام ادا نہیں کر سکتے۔ چونکہ قادیانی، لاہوری یا ربوہ گروپ مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور گھارو وغیرہ میں ارکان باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان کے آئین اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر رہے ہیں۔ لہٰذا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ فوری ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ورنہ مسلمان سخت قدم اٹھائیں گے۔ مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی سازشیں اپنے عروج پر ہیں۔

ڈکیتی، اغوا، ہتھوڑا کارروائی، جمبو جیٹ کا نقصان

افواہوں اور دھماکوں کے ذمہ دار قادیانی ہیں
علامہ احمد میاں حمادی

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) ایک خصوصی اجلاس میں علامہ احمد میاں حمادی صوبائی کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ نے حالیہ کراچی دھماکے، پشاور دھماکے نیز اسلام آباد ائیرپورٹ پر جمبو جیٹ کے نقصان اور ملک کے کونے کونے میں ہتھوڑا کارروائیوں، لوٹ مار، آدمیوں کا اغواء وغیرہ ان تمام حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ قادیانی اس ملک کے بدترین دشمن ہیں بالخصوص ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد صدارتی آرڈیننس ۲۰ کے اجراء کے بعد قادیانی سمجھ چکے ہیں کہ اس ملک میں مسلمان ان کے سنگین کفریہ عقائد کی وجہ سے انہیں برداشت نہیں کریں گے ان کی بدقسمتی سے یہ ملک اسلام کے ہی نام پر بنا اور اسلام میں ان کی قسمت میں تو بس تلوار ہے۔ لہٰذا ہزاروں کی تعداد میں مغربی جرمنی سے گوریلا تربیت حاصل کر کے پہنچ چکے ہیں اور تخریبی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں تاکہ عوام میں احساس عدم تحفظ اور احساس محرومی بڑھے تو کسی بھی بیرونی دشمن کو لا کر ملک کو توڑ کر قبضہ کریں یا پھر اپنے آنجہانی پیشوا مرزا محمود کی پیشگوئی کے مطابق اکھنڈ بھارت بنائیں مگر انشاء اللہ عوام جان پر کھیل جائیں گے اور ان کے کمینہ عزائم پورے نہیں ہونے دیں گے۔ حیرت ہے کہ حکومت کن مصلحتوں کی بنا پر قادیانیوں سے چشم پوشی کر رہی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی سرکردہ افراد کو بلا تاخیر گرفتار کیا جائے ہر قادیانی آبادی پر چھاپے پڑیں تو سارا راز کھل جائے گا علامہ نے کہا کہ کلیدی اسامیوں پر قابض قادیانی افسر ہی ان تخریبی کارروائیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

اور قادیانی ناکام رہے

پچھلے دنوں حضرت مولانا مفتی مقبول احمد خطیب سینٹرل جامع مسجد گلاسکو برطانیہ جاتے ہوئے دو دن کے لئے آپ کراچی ٹھہرے۔ آپ کا زیادہ تر قیام جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی رہا۔ آپ نے اسی دوران بتلایا کہ اکتوبر ۱۹۸۵ء میں قادیانیوں نے ایک ہوٹل میں (بریڈ فورڈ) اور بالکلے میں ناکامی کے بعد سادہ لوح مسلمانوں اور مقامی انگریزوں کو ایک دعوت پر مدعو کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں بھی بری طرح ناکام رہے۔ تمام مسلمانوں کے علاوہ مقامی انگریزوں نے بھی ان کی دعوت کا بائیکاٹ کرتے ہوئے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔

تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان میں عظیم الشان جلسہ اور مظاہرہ

رپورٹ :۔ محمد شعیب گنگوہی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک چھ رکنی وفد تونسہ شریف محمد ریاض الحسن گنگوہی کی قیادت میں میر مندنامی قادیانی کو مسلمانوں کی مسجد میں دفن کرنے کے خلاف منعقد کئے جانے والے احتجاجی جلسہ اور مظاہرہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوا تونسہ میں خواجہ عبدالمنان صاحب کے مکان پر ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باہر سے آئے ہوئے مرکزی رہنمایان میں سے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مولانا اللہ وسایا رابطہ سیکرٹری سید کفیل بخاری ملتان مولانا کریم بخش لاہور اور ڈیرہ غازیخان و ڈیرہ اسماعیل خان کے سرکردہ حضرات نے شرکت کی۔ اور یہ طے پایا کہ ہر مکتب فکر کے حضرات کو جلسہ گاہ میں دعوت خطاب دی جائے۔ اور ایک جلوس انتظامیہ کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نکالا جائے۔

بعد از نماز خواجہ عبدالمناف صاحب کی صدارت میں احتجاجی جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ اور خواجہ عبدالمناف صاحب کو جلسہ عام میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تونسہ شریف کا امیر منتخب کیا گیا۔ جلسہ میں شیعہ سُنّی، بریلوی اور دیوبندی مکتب فکر نے شرکت کی۔ جلسہ میں مرتد کی لاش کو مسجد سے نکالنے کا مطالبہ کیا گیا۔

بعد ازاں ایک جلوس نکالا گیا۔

ڈیرہ سے شرکت کرنے والے وفد کے اراکین کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

خلیفہ عبدالقیوم صاحب، خواجہ محمد زاہد صاحب مولوی محمد طیب صاحب نقشبندی، اشرف علی صاحب، محمد سہیل صاحب گنگوہی۔

حضرت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ڈیرہ اور قبائلی علاقہ جات کا تفصیلی دورہ

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کا ایک اہم اجلاس محترم خلیفہ عبدالقیوم صاحب نائب صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جناب محمد ریاض الحسن گنگوہی ناظم اعلیٰ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔

اس کے علاوہ اجلاس میں حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ڈیرہ آمد کے سلسلہ میں پروگرام تشکیل دیئے گئے حضرت مدظلہ ۲۱ مارچ کو ڈیرہ میں جامع مسجد محبوب شاہ میں مجلس کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔ اور ۲۲ مارچ ۲۳ مارچ کو ٹانک وانا ساؤتھ وزیرستان کے قبائلی علاقہ جات کا تفصیلی دورہ کریں گے۔ حضرت الامیر قبائلی عمائدین اور علمائے کرام سے ملاقات کر کے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن پالیسی اور حکومت کی جانب سے مجرمانہ غفلت سے انہیں آگاہ کریں گے۔ اس پروگرام میں مولانا عزیز الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مولانا اللہ وسایا صاحب بھی شمولیت فرمائیں گے۔

سٹیل ٹاؤن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس

رپورٹ۔ جناب عبدالرؤف صاحب سومرو۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن بن قاسم کے زیر اہتمام ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد ٹھیک تین بجے شروع ہوا۔ جس میں مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

اجلاس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا عبدالرحمان یعقوب باوا نے فرمائی۔ جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت جناب حافظ عبدالقیوم نے کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے جناب محمد اسلم صاحب جوائنٹ سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن نے کہا کہ ہمارا مقصد قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا اور مسلمانوں کو ان کے ناپاک عزائم سے باخبر رکھنا ہے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ اور جامع مسجد المصطفےٰ کے خطیب اعلیٰ جناب حافظ سید محمد صادق شاہ صاحب نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا۔ کہ خوشحال خان پرائمری سکول اسٹیل ٹاؤن میں ایک قادیانی ٹیچر جو بچوں کو اسلامیات پڑھاتی ہے جو قادیانی آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے مطابق خلاف قانون ہے اس لئے ٹیچر کو پڑھانے کے لئے دوسرے مضامین دیتے جائیں ٹیچر کے مضامین تبدیل کرنے کے بارے میں جناب شاہ صاحب نے ایک قرارداد بھی منظور کرائی۔ قرارداد کی تمام حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی۔

فقہ جعفریہ کے خطیب مولانا عبدالغفور صاحب نے قادیانیوں کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انگریزوں کے بل بوتے پر بننے والے جعلی نبی اور جھوٹے کذاب و دجال شخص نے اپنے آقا کو خوش کرنے کے لئے سب سے پہلے جہاد کو ختم کر دیا تاکہ مسلمان انگریزوں کے خلاف نہ اٹھ سکیں۔

آخر میں صدر جلسہ جناب عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب نے اپنے پرجوش اور شعلہ بیان خطاب میں فرمایا کہ اگر قادیانی چاند پر بھی پہنچ جائیں تو وہاں بھی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کا پیچھا کرے گی

صدائے ختم نبوت

آخر! قادیانیوں پر یہ نوازشات کیوں؟

ملک میں دوسری اقلیتیں بھی آباد ہیں لیکن مجال ہے کہ کوئی آخری نبیؐ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی بات کہہ یا لکھ سکے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ ——— قادیانی اشتعال انگیزی اور جارحیت پورے عروج پر ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کلیدی اور اہم عہدوں پر ایسے بہت کم افسر فائز ہیں جن کا تعلق اقلیتی فرقوں سے ہے۔ اس کے برعکس قادیانی تعداد میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنی حیثیت سے زیادہ حقوق حاصل کئے ہوئے ہیں، فوج یا سول میں وہ اہم پوسٹوں پر فائز ہیں۔ نفع مند اور پیداواری محکمے ان کے کنٹرول میں ہیں اور ان محکموں کے قادیانی افسر قادیانیوں کو خوب خوب فائدے پہنچا رہے ہیں، مثلاً قدرتی وسائل اور پیداوار کے محکمے کو لے لیجئے۔ اس میں تیل اور گیس وغیرہ پر قادیانی افسروں کا کنٹرول ہے وہ افسر قادیانیوں کو پٹرول پمپ الاٹ کرا رہے ہیں، ہمیں ملنے والی اطلاعات کے مطابق ایک قادیانی کا ملتان میں پہلے سے پٹرول پمپ تھا لیکن اسی شخص نے مظفر گڑھ وغیرہ میں پٹرول پمپ الاٹ کرا لیے۔ نامعلوم ایسے کتنے قادیانی ہوں گے جو فائدہ اٹھا رہے ہوں گے۔

اسی طرح سیمنٹ وغیرہ کا مسئلہ ہے اس دولت سے بھی وہ خوب متمتع ہو رہے ہیں ——— قادیانی اپنے افسروں کی مدد سے ہزاروں یا لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے کے ٹھیکے حاصل کرتے ہیں اور جس کام کا ٹھیکہ لیتے ہیں وہاں ناقص کام کر کے اسے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور بعد ازاں کروڑوں روپے کا بل وصول کر لیتے ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے کسی گذشتہ شمارہ میں کینجھر نہر کے بارے میں ایک خبر شائع ہو چکی ہے جس کا کروڑوں روپے کا ٹھیکہ ایک قادیانی نے لیا تھا، یہ نہر کے ڈی اے نے کراچی شہر کو پانی سپلائی کرنے کے لئے بنوائی تھی۔ اس نہر کا ٹھیکہ بینامی طور پر ملک منیر احمد قادیانی کو دیا گیا۔ کل مالیت چودہ کروڑ روپے تھی اس کے ساتھ تین حصہ دار تھے۔ منیر قادیانی کا حصہ سات کروڑ تھا۔ لیکن فلٹر پلانٹ کے ایک قادیانی سپرنٹنڈنٹ انجینئر کی سفارش اور امداد سے مزید پونے تین کروڑ روپے حاصل کئے۔ کینجھر کینال کی کل لمبائی کم و بیش چودہ پندرہ میل ہے۔ کام شروع ہوا تو بغیر کھدائی کے دونوں طرف مٹی ڈال کر بند باندھ دیئے گئے ——— بعد ازاں کے ڈی اے کے اعلیٰ افسران نے صرف ایک انچ پانی چھوڑا۔ جس کے منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی شگاف پڑ گئے جن کو پُر کرنے کے لئے کثیر رقم خرچ کرنا پڑی علاوہ ازیں اس کا ایک عظیم نقصان یہ بھی ہوا کہ نہر کے اطراف میں جو غریب ہاری کاشتکاری کرتے ہیں پانی کی وجہ سے ان کی فصلیں بھی تباہ ہو گئیں اور زمین بھی برباد ہو گئی اب یہ نہر مرمت طلب ہے جس کے دوبارہ ٹینڈر ہو رہے ہیں اور جس کیلئے کروڑوں روپے مختص کئے گئے ہیں اس میں ورلڈ بینک کی ۲۲ کروڑ روپے کی امداد بھی شامل ہے۔ مصدقہ اطلاع کے مطابق وہی قادیانی ٹھیکیدار ٹینڈر لینے میں پیش پیش ہے اور قادیانی افسران ٹھیکہ دلوانے کی جان توڑ کوشش کر رہے ہیں۔

ایک اور قادیانی جس کا نام طارق شاہد بتایا جاتا ہے جس کے والد عبدالمجید قادیانی کی ہیڈ کلرک فلٹر پلانٹ کی حیثیت سے سفارشی ترقی ہوئی ... دوسرے قادیانی ایوب اور سپرنٹنڈنٹ انجینئر فلٹر پلانٹ نے کوشش کر کے طارق شاہد کو کے ڈی اے میں ٹھیکیدار رجسٹرڈ کرا دیا۔ دھابیجی پمپ ہاؤس میں اسی قادیانی

کے نام پانچ ٹھیکے لئے گئے اور پانچوں ٹھیکوں کی رقم بھی وصول کر لی گئی ہے۔ اسی کے نام سے ٹاؤن کمیٹی گھارو میں بھی ٹھیکے لئے جا رہے ہیں۔ یہ طارق شاہد وہ شخص ہے جو کہ دن قبل ایک بڑے کیس میں گرفتار ہوا تھا۔ اور اس نے ایک اجتماع میں حکومت کے خلاف نعرے لگانے کے علاوہ صوبہ سندھ کو ہندوستان سے الحاق کے بھی نعرے لگائے تھے۔ وہی شخص ٹھیکیدار بنا ہوا ہے۔

یہ دولت جسے قادیانی افسر اور قادیانی ٹھیکیدار دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں پاکستان کے غریب مسلم عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے ـــــــ جو قادیانی افسر اور ٹھیکیداروں کے ذریعے قادیانی خزانے میں جمع ہو جاتی ہے اور پھر یہی دولت، ارتداد پھیلانے، قادیان کی جھوٹی نبوت کا پرچار کرنے، پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے اور عالم اسلام کے خلاف خطرناک منصوبہ بندی پر خرچ ہوتی ہے۔

ارض فلسطین جہاں مسلمانوں کا قبلہ اوّل ہے (اور جہاں اب اسرائیل کے نام سے یہودی سلطنت قائم ہے) وہاں یہودی سلطنت کے قیام سے پہلے ایسے ہی حالات کا سامنا تھا۔ ہمارے عرب بھائی اور وہاں کے حکمران یہودیوں کے ساتھ رواداری کا مظاہرہ کرتے رہے ان سے حسن اخلاق کے ساتھ پیش آتے رہے بعینہٖ اسی طرح جس طرح آج پاکستان میں اصغر خان، خواجہ خیر الدین بیگم رعنا لیاقت، معراج محمد خان، حنیف رامے اور خان عبدالولی خان صاحب قادیانیوں کے ساتھ رواداری اور ان میں سے بعض کھلی قادیانیت نوازی کر رہے ہیں ـــــــ عرب حکمرانوں اور رہنماؤں کی اس وقت آنکھیں کھلیں جب پانی سر سے گزر گیا اور یہودیوں نے ارض فلسطین میں اپنے پنجے مضبوط کرکے بالآخر یہودی ریاست کا اعلان کر دیا۔

پاکستان میں بھی ہمارے حکمرانوں اور سیاست دانوں کی اس وقت آنکھیں کھلیں گی جب قادیانی سازش کامیاب ہو جائے گی۔ حکومت کو اگر یہ ملک اور یہاں کے عوام عزیز ہیں تو انہیں قادیانیت نوازی کا یہ طریقہ کار ختم کرنا ہوگا۔

"امن" کو حکومت کی طرف سے مرزائی نوازی کا صلہ

قادیانیوں کے ربوہ سے شائع ہونے والے اخبار الفضل کے اشاعت معطل ہونے کے بعد کراچی کا امن اخبار اس کی جگہ لے چکا ہے یہ اخبار ہر قادیانی کی میز پر ملے گا۔ علاوہ ازیں قادیانیوں نے اس اخبار کے حق میں پر زور مہم بھی شروع کی ہوئی ہے کچھ قومی اخبارات کے خلاف "مہاجر دشمنی" کی آڑ میں مخالفت کے پس پردہ بھی قادیانی لابی پوری طرح حصہ لے رہی ہے۔ سرکاری اشتہارات میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے حتیٰ بلوچستان سپلیمنٹ کے نام پر ہزاروں روپے کے اشتہارات دیئے گئے ہیں اور بعینہٖ طور پر اشتہارات دینے میں بلوچستان میں اہم پوسٹوں پر فائز قادیانی افسروں کا پورا پورا ہاتھ ہے ـــــــ

حکومت کو چاہیے کہ وہ اس قادیانی نواز اخبار کو یکمشت ہزاروں روپے کے اشتہارات دینے کے مسئلہ کی تحقیقات کرائے اور ایسے افسران کا محاسبہ کرے جنہوں نے قومی خزانے کا ضیاع کیا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے طلباء کرام متوجہ ہوں

دارالعلوم دیوبند کے بہت سے طلباء کرام کا تقاضا ہوتا ہے کہ ان کے نام ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء کیا جائے ان کے جذبات کی ہمیں قدر ہے لیکن ہمارے لئے انفرادی پرچے ارسال کرنے میں مشکلات بھی ہیں اور ایک دینی ادارہ پر اخراجات کا بوجھ بھی پڑتا ہے جس کا ادارہ متحمل نہیں اس لئے اس وقت جتنے پرچے دیوبند پہنچ رہے ہیں طلباء کرام انہیں سے استفادہ کریں خاص طور پر مدنی دارالمطالعہ میں بھیجے جانے والے دو رسالے طلباء کرام ہی کے مطالعہ کے لئے ہیں۔

(ادارہ)

خصائل نبوی ۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن ابان قالا حدثنا معاذ بن ہشام حدثنی ابی عن قتادۃ عن الحسن عن دغفل بن حنظلۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبض وھو ابن خمس وستین سنۃ قال ابو عیسیٰ ودغفل لا نعرف لہ سماعا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً۔

دغفل بن حنظلہ سدوسی سے بھی یہی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

فائدہ:۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں کہ دغفل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے اور بڑے عمر کے تھے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ثابت نہیں گویا یہ بھی اشارہ ہے اس طرف کہ ان کی یہ روایت بھی کسی دوسرے سے سنی ہوئی ہے۔

حدثنا اسحٰق بن موسیٰ الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک بن انس عن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن عن انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولا بالابیض الامھق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ تعالیٰ علیٰ رأس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین وتوفاہ اللہ تعالیٰ علیٰ رأس ستین سنۃ ولیس فی رأسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء۔

حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک بن انس عن ربیعۃ ابن ابی عبدالرحمٰن عن انس بن مالک نحوہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے قد تھے نہ پستہ قد (نیز رنگ کے لحاظ سے) نہ بالکل سفید تھے نہ بالکل گندمی رنگ آپؐ کے بال مبارک نہ بالکل پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ہلکی سی پیچیدگی اور گھونگریالا پن لئے ہوتے تھے چالیس سال کی عمر میں آپؐ کو نبوت ملی اس کے بعد دس سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔ اور دس سال مدینہ منورہ میں ساٹھ سال کی عمر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس وقت آپؐ کے سر مبارک اور ڈاڑھی شریف میں تقریباً بیس بال بھی سفید نہیں ہوں گے۔

فائدہ: حضرت انسؓ کی یہ حدیث کتاب کے بالکل شروع میں گزر چکی ہے اس کے فائدہ میں بھی ان تینوں روایتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور مختلف روایات میں توجیہ بھی ذکر کردی گئی۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ عمر شریف کے بارے میں تریسٹھ سال روایت صحیح ہے باقی روایتیں اس کی طرف راجع کی جاسکتی ہیں یا ان میں نیچے کے راویوں سے کسی قسم کی غلطی ہوئی چنانچہ حضرت انسؓ کی اس روایت کے متعلق یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ گنتی میں بسا اوقات صرف دہائیاں ذکر کردی جاتی ہیں اور اوپر کی اکائیوں کو چھوڑ دیا جایا کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے بھانجے عروۃ بن الزبیر نے حضرت ابن عباسؓ کی پینسٹھ برس والی روایت کو غلط بتلایا ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو وضاحت سے تحریر فرمایا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

فائدہ:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال باتفاق اہل تاریخ دوشنبہ کے روز ہوا ہے لیکن تاریخ میں اختلاف ہے۔ اکثر مؤرخین کا قول بارہ ربیع الاول کا ہے مگر اس میں ایک نہایت قوی اشکال ہے وہ یہ کہ ۱۰ھ کو نو ذی الحجہ جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر عرفات میں تشریف فرما تھے وہ جمعہ کا دن تھا اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ نہ محدثین کا نہ مؤرخین کا حدیث کی روایات میں بھی کثرت سے اس کی تصریح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج یعنی نو ذی الحجہ جمعہ کو ہوئی اس کے بعد خواہ ذی الحجہ محرم اور صفر تینوں مہینے ۳۰، دن کے ہوں یا ۲۹، دن کے یا بعض مہینے ۲۹، کے اور بعض ۳۰، کے غرض کسی صورت سے بھی بارہ ربیع الاول دوشنبہ کی نہیں ہوسکتی اس لئے بعض محدثین نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ۲ ربیع الاول کو ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی ابتداء سر کے درد سے ہوئی اس روز حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے مکان میں تھے اس کے بعد حضرت میمونہؓ کی باری کے دن میں مرض میں شدت پیدا ہوئی اسی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ

باقی ص ۳۶ پر

انسانیت کو نئی نبوت کی ضرورت نہیں

تحریر: مولانا علاؤالدین ندوی

احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ، ختم الرسل، دانائے سبل، مولائے کل سلسلہ نبوت کی آخری کڑی اور مسکِ ختام ہیں۔ ختم نبوت کا عقیدہ ایسا متفق علیہ اور اساسی مسئلہ ہے جو کبھی بھی نزاعی اور مختلف فیہ نہیں رہا۔ اس کے بیّن و قطعی دلائل و شواہد قرآن کریم کی آیت، احادیثِ صحیحہ، اور علمائے جمہور امت کے اقوال و ارشادات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان میں نہ کوئی غموض ہے نہ نزاع۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔

(الاحزاب - ۴۰)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۱۔ بنی اسرائیل کی سیادت و قیادت انبیاء کے ہاتھوں ہوا کرتی تھی۔ جب کوئی نبی وفات پا جاتے تھے تو اس کی جگہ دوسرے نبی آ جاتے تھے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ میرے خلفاء (دور شاہ) ہوں گے۔ (بخاری)

۲۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میری اور میرے سے قبل انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور خوب حسن و جمال سے آراستہ کیا۔ سوائے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ کے، پھر لوگ اس کا معائنہ کرنے لگے۔ اور اس پر فریفتہ ہونے لگے۔ اور کہنے لگے کیوں نا یہاں (بھی) اینٹ رکھ دی گئی۔ سو میں وہ اینٹ ہوں، اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری)

۳۔ نیز آپ نے فرمایا:۔

مجھے (دوسرے) انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت و برتری حاصل ہے۔ مجھے جامع (دمانع) کلام دیا گیا، میری مدد رعب و دبدبہ سے کی گئی۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔ میرے لئے زمین جائے نماز و پاکیزہ بنائی گئی۔ میں پوری نوع انسانی کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

(مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴۔ نیز آپ نے فرمایا:۔

رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اب نہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی۔ (ترمذی)

۵۔ نیز آپ نے فرمایا۔

میرا نام محمد ہے۔ میرا نام احمد ہے۔ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ میں وہ حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔ میں وہ عاقب (بعد میں آنے والا) ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۶۔ نیز آپ نے فرمایا:۔

میری امت میں عنقریب تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ جب کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

ان قطعی اور واضح دلائل و براہین کے بعد ہمیں کسی بھی دلیل و تشفی کی ضرورت نہیں۔

لیکن جب ہم مسئلہ مفروضہ پر (کہ "انسانیت کے لئے خاتم الانبیاء و سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئی نبوت کی ضرورت کیوں نہیں؟") غائرانہ نگاہ ڈالتے ہیں اور خالص عقلی انداز اور فکری نہج پر جائزہ لیتے ہیں تو مندرجہ ذیل نتائج و اسباب ایسے سامنے آتے ہیں جو عقلیت پرست ذہنیتوں کو "عقیدہ ختم نبوت" کے سمجھنے میں اپیل کر سکتے ہیں۔ تفصیل کے بجائے اختصار و ایجاز کی صورت میں حاصل مطالعہ پیش خدمت ہے۔

اوّل:۔ اللہ تعالیٰ کا یہ آخری دین (جس کا نام اس نے اسلام رکھا ہے) جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کامل و مکمل ہو گیا اب کمال کے نقطۂ انتہا تک پہنچ جانے کے بعد کسی اضافہ و زیادتی کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

"آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا"

(المائدہ-۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اپنے پیچھے ایک ایسی صالح جماعت چھوڑ گئے جنہوں نے دین اسلامی کی ذمہ داریوں کو سنبھال لیا۔ جنہوں نے کار ہائے عظیم کو سہار لیا۔ جنہوں نے دعوت و تبلیغ کو اپنا مقصد زندگی بنا لیا۔ جو عدالت و شہادت علی الناس کی خاطر اپنی متاع زندگی لٹا دی۔ جنہوں نے دنیا کی رہنمائی و خبرگیری کی جو انسانیت کے نقیب و نگران بن گئے۔ یہ کام وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی منہاج رسالت و نبوت کے آئینہ میں انجام دیتے ہیں انہوں نے کبھی بھی اپنے ذہنوں میں نئی نبوت و نئی وحی والہام کے تانے بانے نہیں بنے۔ وہ ٹھیک ٹھیک مومنین کاملین کی ایک برگزیدہ جماعت کی طرح بعثت ختم المرسلین کے عظیم مقصد کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دینے میں جی جان سے لگ گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے، تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔" (آل عمران ۱۱۰)

نیز ارشاد فرمایا:۔

اور تم میں ایک ایسی جماعت ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کام کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں۔ اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔ (آل عمران ۱۰۴)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "کہ میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت حق کا بول بالا کرتی رہے گی۔ ان کو ناکام دیکھے مراد بنانے والے ان کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ تا آنکہ حکم الٰہی آپہنچے گا۔ اور وہ اسی حال میں ہوں گے" (مسلم)

دوم:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد تشریف آوری سے باب نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ اس لئے کہ آپ ہر دور کی نسل انسانی کے لئے رسول بنا کر مبعوث ہوتے۔ آپ سارے جہاں والوں کے لئے رحمت و کرم کا پیغام لے کر آئے۔ اس صفت عمومیت میں نہ کسی زمانے کی قید ہے نہ کسی علاقے کی۔ اس میں نہ ملک و وطن کی تخصیص ہے نہ جنس و قومیت کی۔ نتیجتاً آپ کی رسالت و دعوت کو دائمی طور پر قیامت تک کے لئے باقی رہنا ہے۔ آپ کی سیرت و اسوۂ حسنہ کو ہر دور میں ہر نسل و طبقہ کے لئے قابل تقلید و اتباع بننا ہے آپ کے ذریعہ سے جو کتاب زندگی (قرآن کریم) انسان کو دی گئی۔ وہ ایک کھلی کتاب اور مشترکہ خزانہ و ورثہ ہے۔ جس میں کسی قوم کی اجارہ داری نہیں۔ اسلام کا دروازہ ہر فرد و بشر کے لئے کھلا ہوا ہے۔ اس میں کسی خاص نسل و خاندان، خاص جماعت و گروہ، یا مخصوص وطن و قوم کا ٹھیکہ و قبضہ نہیں (جیسا کہ ہمیں یہودیت و مسیحیت میں نظر آتا ہے)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اور ہم نے ایسے مضامین نافع دے کر آپ کو اور کسی واسطے نہیں بھیجا۔ مگر دنیا جہاں کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کے لئے (الانبیاء ۱۰۷)

نیز ارشاد فرمایا:۔

تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو، رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔" (الاحزاب ۲۱)

نیز فرمایا:۔

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ (الحجرات)"

سوم:۔ اسلام کو آخری اور دائمی مذہب کی حیثیت سے سید المرسلین امام المتقین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانیت کی ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا گیا۔ اور اسی میں اس کی سعادت و کرامت اور فلاح و کامرانی کا راز مضمر کیا گیا۔ (اللہ کا فرمان ہے بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے) ——— لہٰذا اس کا لازمی و منطقی تقاضا تھا کہ رہتی دنیا تک اس کی حفاظت و کفالت کی ضمانت دی جاتی۔ اور مذہب کی آڑ لے کر اس کے محفوظ و مضبوط آشیانے پر تیشہ زنی کرنے والوں، غلط تاویل و انحراف کا دروازہ کھولنے والوں، نئے نئے باطل عقائد کے چور دروازے نکالنے والوں کی بیخ کنی کی جاتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کی حفاظت و کفالت کی ضمانت دی۔ ارشاد فرمایا

"ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ (و نگہبان) ہیں۔ (الحجر ۹)

نیز ارشاد ہوا:۔

"اور یہ قرآن) بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں غیر واقعی بات نہ اس کے آگے کی طرف سے آسکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے۔ یہ خدائے حکیم محمود کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (حم السجدہ ۴۱-۴۲)

چہارم:۔ ادیان سابقہ خدا ناترس و دنیا پرست مذہبی رہنماؤں کے ہاتھوں بازیچۂ اطفال بن کر رہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ذات کو دین و مذہب کا پابند بنانے کی بجائے خود مذہب کو خواہشات نفس کا غلام بنا رکھا تھا۔ پھر تحریف و تاویلات فاسدہ اور کمی و زیادتی کا دروازہ کھول

باقی ص ۲۵ پر

مسلمان ماؤں کے نام

تحریر: بیگم ضمیر احمد

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن مسلمان عورتوں کو ماں کے مرتبے سے نوازا ہے وہ اس کائنات کی خوش قسمت ترین مخلوق ہیں۔ کہ خود رب نے ان کو اس نعمت عظمیٰ سے نوازنے کے بعد ان کو اولاد کے لئے قابل تعظیم بنا دیا ہے۔ ماں کی خوشنودی کو اپنی خوشی سے مربوط کر دیا ہے۔ اس کی اطاعت سے اولاد کی جنت کو مشروط کر دیا ہے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ موجودہ دور میں ہم مائیں اللہ جل جلالہٗ کی اس عنایت کردہ نعمت کے کس قدر اہل ہیں۔

ماں کی محبت اور ممتا کی گہرائی خود رب کائنات دیتا ہے۔ حمل کے دور سے لے کر رضاعت تک وہ بچے کے لئے سب سے پہلا محبت کا منبع ہوتی ہے بچے کی معمولی سی تکلیف پر اپنے دن رات کا سکھ چین تج کر دیتی ہے جب تک بچہ پرسکون نہ ہو اس کو قرار نہیں آتا۔ اس کی خواہشات کی تکمیل کرنا اس کی خوشی کا ماں کا مقصد حیات بن جاتا ہے۔ مگر اتنا کر لینا ہی محبت کی معراج یا کسوٹی نہیں بن سکتا۔ تاوقتیکہ وہ اس نعمت کے سرفراز کئے جانے کا راز نہ سمجھ لے۔ کہ یہ بچہ تو امانت ہے پروردگار کی جس کے ذریعے وہ اپنی ممتا کے جذبے کی تسکین پاتی ہے۔ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھتی ہے۔ اگر آج اس نے اس کی پرورش اس انداز میں نہ کی جو خالق حقیقی کو مطلوب ہے تو جب ایک ذمہ دار انسان کے روپ میں علم دین سے بے بہرہ رہ جانے کی صورت میں جو نقصان اس سے انسانیت اور دین کو پہنچے گا وہ اس کی ذمہ دار ہو گی۔ اور اگر اس دور کی عورت نے اپنے گھر کی چھوٹی سی بادشاہت میں دینی احکامات جاری کئے جو کہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں تو یہی اولاد صدقہ جاریہ بن جائے گی۔ اور یہ ذمہ داری وہ اسی صورت میں باحسن نبھا سکتی ہے جب خود اس کا علم دین مکمل ہو گا تو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی مقصود ہو گی۔

آج ہماری بدنصیبی ہے کہ پاکستان میں جو تعلیم رائج ہے اور جس سے عامۃ الناس مستفیض ہو رہے ہیں اس میں یہ روح مفقود ہے۔ معاشرہ لادینی

باقی صفحہ ۲۵ پر

جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا بہترین جہاد ہے"۔ پر عمل کرنے والے علماء نے جب اس ارشاد رسالت پر عمل کیا تو آسمان نے کیسے کیسے عجیب و غریب مناظر دیکھے۔ تاریخ کے ان زریں اوراق کا مطالعہ کیجئے۔ اور آج کے حالات میں اپنا مقام متعین کیجئے۔

یہاں وہ واقعات بیان کئے جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ علماء اسلام نے گزشتہ دور میں کس طرح جرأت اور ثابت قدمی کے ساتھ غلط کار حاکم کے مقابلے میں اعلان حق کیا خواہ اس اعلان حق کی پاداش میں ان کو اپنی جان ہی کیوں نہ قربان کر دینی پڑی ہو۔

حطیط زیات نامی ایک عالم حجاج کے پاس لائے گئے حجاج نے ان سے پوچھا "کیا تم حطیط ہو؟" انہوں نے جواب دیا "ہاں"۔ جو چاہے تم مجھ سے پوچھو میں مقام ابراہیم کے پاس اپنے رب سے عہد کر چکا ہوں کہ ہر سوال کے جواب میں سچ بولوں گا آزمائش کا دور آیا تو ثابت قدم رہوں گا اور اگر راحت و عافیت میسر آئی تو اپنے رب کا شکر کروں گا۔ حجاج نے کہا "میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب دیا "میرے نزدیک تو اللہ کے دشمنوں میں سے ایک ہے۔ تو دین کی حرمتوں کو پامال کرتا ہے اور محض تہمت اور شک کی بنا پر بے گناہوں کو قتل کر ڈالتا ہے"۔ حجاج نے کہا "امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب دیا اس کا جرم تیرے جرم سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ خود تیرا وجود اس کے جرائم کا ایک حصہ ہے۔ یہ باتیں سن کر حجاج غصے میں آ گیا اور حطیط کو سزا دینے اور سخت عذاب کا مزا چکھانے کا حکم

باقی صفحہ ۲۵ پر

آپ کے مسائل

آپ درود شریف کی کثرت کریں

سائل نعیم الدین کراچی

سوال:۔ نماز کتنی عمر سے فرض ہو جاتی ہیں اور قضائے عمری کی نماز کس ترتیب اور کس طریقہ سے ادا کی جاتی ہے سہل طریقہ بیان کر دیں۔

جواب:۔ نماز بالغ ہونے پر فرض ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کو یہ یاد نہ ہو کہ وہ کب بالغ ہوا تھا تو تیرہ سال عمر پوری ہونے پر اپنے آپ کو بالغ سمجھے اور چودھویں سال سے نمازیں قضا کرے جب بہت سی نمازیں قضا ہوں تو ان کے درمیان ترتیب نہیں رہتی۔ ہر نماز کے ساتھ کم از کم ایک نماز قضا کر لیا کرے۔ اور نیت کر لیا کرے کہ اس وقت کی جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے پہلی نماز قضا کرتا ہوں۔

سوال:۔ خالی اوقات میں مساجد یا گھر میں درود شریف یا استغفار پڑھیں۔ تو دونوں میں افضل درود کونسا ہوگا

جواب:۔ دونوں اپنی جگہ افضل ہیں۔ آپ درود شریف کی کثرت کریں۔ واللہ اعلم

سوال:۔ جو رقم بینک میں سود کی پڑی ہوئی ہے اس رقم کا کیا کیا جاوے کس مصرف لائی جاوے۔

جواب:۔ بینک سے نکال کر بغیر صدقہ کی نیت کے کسی محتاج کو دے دی جائے۔

سوال:۔ اگر کسی عورت کے پاس ۲/۱ ۷ تولہ سونا اور ۲/۱ ۵۲ تولہ چاندی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اگر کسی عورت کے پاس ۵-۶ تولہ سونا ہو چاندی اور نقدی وغیرہ کچھ نہ ہو اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتی یہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اگر صرف سونا ہو چاندی یا نقد روپیہ اور دیگر کوئی چیز قابل زکوٰۃ نہ ہو تو ساڑھے سات تولے سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں۔

عورتوں کا بے پردہ تقریر کرنا

ایک صاحب کراچی

سوال:۔ کیا عورت غیر محرم مردوں کے جلسہ مجلس میں وعظ یا اصلاح معاشرہ یا اصلاح رسوم کے سلسلہ میں تقریر کر سکتی ہے (بے پردہ چار دیواری میں سے)

جواب:۔ نامحرموں کے سامنے بے پردہ تقریر کرنا جائز نہیں بوقت ضرورت پردہ کے ساتھ جائز ہے۔

سوال:۔ کیا عورت بلا ضرورت غیر محرم کو اپنی آواز سنا سکتی ہے؟

جواب:۔ بلا ضرورت جائز نہیں خصوصاً جبکہ فتنہ کا اندیشہ ہو اور مجھ بازاری لوگوں کا ہو اسی لئے کہا گیا ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا ایں دولت از گفتار خیزد

امور غیر عادیہ اور شرک

ک، ا، میمن کراچی

سوال:۔ کیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء اولیاء اور فرشتوں کو اختیارات اور قدرتیں بخشی ہیں جیسے انبیاء کرام نے مردوں کو زندہ کیا اس کے علاوہ کوئی فرشتہ ہوائیں چلاتا ہے۔ کوئی پانی برساتا ہے وغیرہ مگر ایک درس توحید کتاب میں ہے کہ ہر قسم کی برائی نفع نقصان کا اختیار اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں خواہ نبی ہو یا ولی اللہ کے سوا کسی اور میں نفع و نقصان کی قدرت جاننا ماننا شرک ہے۔

جواب:۔ جو امور اسباب عادیہ سے تعلق رکھتے ہیں ان میں کسی مجبور کا کسی سے روٹی مانگنا یہ تو شرک نہیں باقی انبیاء و اولیاء کے ہاتھوں پر جو خلاف عادت واقعات ظاہر ہوتے ہیں وہ معجزہ اور کرامت کہلاتے ہیں اس میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا ہے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا یہ ان کی قدرت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا تھا یہ بھی شرک نہیں یہی حال ان فرشتوں کا ہے جو مختلف کاموں پر مامور ہیں، امور غیر عادیہ میں کسی نبی اور ولی کو متصرف ماننا شرک ہے۔

طلاق سے مکر جانا

منان حمید

س:۔ میری ہمشیرہ کو میرے بہنوئی نے تین بار طلاق دی جس پر ہمشیرہ گھر پر آگئیں اور والدین کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ میرے والدین نے جب میرے بہنوئی سے معلوم کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی جبکہ ہمشیرہ کہتی ہیں کہ مجھے طلاق دے دی ہے، اب آپ مشورہ دیں کہ طلاق کیسے ہوئی۔

ج:۔ اصول تو یہ ہے کہ اگر طلاق میں میاں بیوی کا اختلاف ہو جائے، بیوی کہے کہ اس نے طلاق دیدی ہے اور شوہر انکار کرے تو گواہ نہ ہونے کی صورت میں عدالت شوہر کی بات کا اعتبار کرے گی لیکن آج کل لوگوں میں دین و دیانت کی بڑی کمی آگئی

باقی صفحہ ۲۴ پر

گستاخانِ رسولؐ کا قتل

صفدر حسین کلیاہ

سلطان نورالدین بہت عادل اور نیک دمشقی بادشاہ گزرے ہیں۔ ۵۵۷ھ کا واقعہ ہے کہ ایک شب خواب میں انہیں حضور اقدسؐ کی زیارت ہوئی۔ حضور پاکؐ نے دو کیری آنکھوں والے آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ نورالدین میری ان سے حفاظت کرو۔ سلطان کی گھبراہٹ سے آنکھ کھلی تو فوراً وضو کیا اور نوافل پڑھے پھر سوئے تو اسی طرح حضورؐ نے خواب میں اشارہ فرمایا۔ مختصر یہ کہ تین مرتبہ ایسا ہوا تو اٹھ کر کہنے لگے کہ اب نیند کی کوئی گنجائش نہیں۔ فوراً اپنے وزیر کو بلاکر مشورہ کیا۔ وزیر نے کہا کہ ضرور کوئی بات ہے۔ فوراً مدینہ طیبہ چلنا چاہئے۔ سلطان نے فوراً تیاری کی اور مدینہ طیبہ روانہ ہوگئے۔

جب مدینہ طیبہ پہنچے تو غسل کیا اور نہایت احترام و ادب سے نوافل ادا کئے۔ وزیر نے اعلان کیا کہ بادشاہ زیارت کو آئے ہیں اور اہل مدینہ پر بخشش اور اموال تقسیم کریں گے۔ سارے مدینہ کے لوگ حاضر ہوئے۔ بادشاہ بہت گہری نظر سے دیکھتا رہا۔ لیکن اسے وہ دو آدمی نظر نہ آئے جو خواب میں اُسے دکھائے گئے تھے۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر کوئی اور رہتا ہے تو اسے بھی بلا لیا جائے۔ بہت اصرار پر لوگوں نے بتایا کہ دو نیک آدمی ہیں بہت متقی ہیں کسی کی کوئی چیز نہیں لیتے۔ اور خود بہت صدقات کرتے ہیں بادشاہ نے انہیں بلایا جب حاضر ہوئے تو بادشاہ نے فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ آدمی ہیں جن کے بارے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بتایا تھا

بادشاہ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ کہنے لگے مغرب کے رہنے والے ہیں حج کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ حج سے فراغت پاکر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور حضورؐ کے پڑوس میں پڑے رہنے کی تمنا ہوئی تو یہاں قیام کرلیا۔ بادشاہ نے ان کی قیام گاہ پوچھی۔ تو معلوم ہوا کہ روضۂ اقدس کے قریب ہی ایک رباط میں رہتے ہیں۔ بادشاہ نے انہیں وہیں چھوڑا اور خود ان کی قیام گاہ پر گیا وہاں مال و متاع بہت سا ملا۔ اور کچھ کتابیں ملیں لیکن ایسی کوئی چیز نہ ملی جس سے خواب کی تائید ہوتی ہو۔ اہل مدینہ بھی بہت سفارش کر رہے تھے کہ یہ بہت نیک بزرگ ہیں روزانہ صدقے کرتے ہیں۔ بادشاہ بہت متفکر ہوا۔ آخر بادشاہ نے ان کے مُصلّے کو اٹھایا جو ایک بوریئے پر بچھا ہوا تھا۔ اس کے نیچے ایک پتھر تھا۔ اس کو اٹھایا تو نیچے ایک سُرنگ نکلی جو بہت گہری تھی اور دور تک چلی گئی تھی۔ حتیٰ کہ قبر اطہر تک چلی گئی تھی۔ بادشاہ نے غصے میں ان کو پیٹنا شروع کیا۔

انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں نصرانی ہیں اور عیسائی بادشاہوں نے بہت سا مال ان کو دیا ہے۔ وہ حاجیوں کی صورت بنا کر آئے تاکہ قبر اطہر سے حضورؐ کے جسد اطہر کو لے جائیں۔ بادشاہ نے ان دونوں کو قتل کرا دیا اور حجرہ شریفہ کے گرد گہری خندق کھدوائی اور اس میں سیسہ بھروا دیا تاکہ جسد اطہر تک کسی کی رسائی نہ ہوسکے

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے پاکستانی فضلاء کرام متوجہ ہوں

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع بلساڑ گجرات ہند کے فارغ التحصیل علماء کرام کے حالات زندگی پر مشتمل ایک ضخیم کتاب جامعہ ڈابھیل کی طرف سے شائع کی جارہی ہے۔ ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ایک کتاب شائع بھی ہوچکی ہے۔ پاکستان میں موجود تمام پاکستانی فضلاء حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنا تذکرہ تحریر فرماکر دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی" کے پتہ پر بھیجیں اس سلسلہ میں دفتر مجلس سے فارم حاصل کرلیں۔ انشاء اللہ یہ تذکرہ شائع ہوگا بیرون ملک کے فضلاء کرام براہ راست رابطہ قائم کریں۔

(حضرت مولانا) سعید بزرگ (صاحب)

مہتمم جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل ضلع بلساڑ گجرات ہند رجسٹرڈ ۔ (۲۹۶۴۱۵

پاکستان میں مرتد کی اسلامی سزا فوری طور پر جاری کی جائے

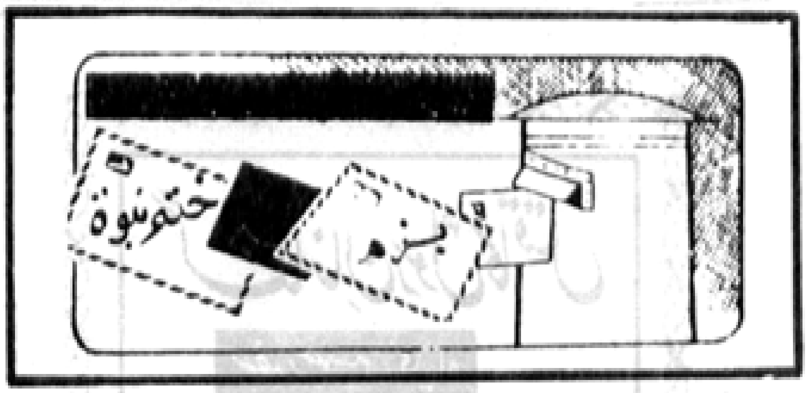

قادیانی اور تلاوت

ہمارے سکول میں ہر قسم کے لوگ پڑھتے ہیں، کیونکہ [illegible] ہے ایک لڑکی جس کا تعلق مرزائی طبقہ سے ہے وہ اسمبلی کے وقت تلاوت کلام پاک سے آغاز کرتی ہے۔ جب کوئی تقریب وغیرہ ہو تو نعت خوانی میں بھی [illegible] رہتی ہے۔ حضور پاک کا بڑی شان سے ذکر کرتی ہے۔ ناظرہ کے وقت وہ آغاز کرتی ہے اور ہم مسلمان اسے ایسا کرتے دیکھتے ہیں۔ تو حیرت ہوتی ہے نجانے ان لوگوں کے کتنے روپ ہیں اور یہ مسلمانوں کو کس طرح دھوکہ دیتے ہیں

مولانا نذیر احمد تونسوی کوٹ ادو

ہفت روزہ ختم نبوت پر آپکی محنت قابلِ صد ستائش ہے۔ رسالہ ہر لحاظ سے قابلِ تعریف ہے اور ہم یہاں بھی کوشش کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ پرچہ لگایا جائے۔

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب مدظلہ

کاہری پور سے مکتوب

آپ کا اخبار ختم نبوت مجموعہ محاسن صوری و معنوی بڑی آب و تاب سے چھپ کر ہر ہفتہ باصرہ نواز ہوتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ بھی بفضلہ تعالیٰ صحت اور عافیت سے ہونگے اللہ تعالیٰ مزید حسنات و برکات سے نوازے۔

لائق داد و قابلِ تحسین

گذارش ہے کہ رسالہ ختم نبوت انٹرنیشنل (پرچہ نمبر [illegible])

نظر سے گزرا۔ اسلوبِ تحریر نہایت ہی جاندار، کتابت و طباعت بہ تقاضائے دورِ جدید اور مواد جریدہ لائق داد و قابلِ تحسین ہے۔ خدائے لم یزل سے دعا عاجزانہ ہے کہ وہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، تا قیامِ قیامت باقاعدگی سے چھپتا رہے خدا کی رحمت سے کیا بعید کہ "جریدہ ختم نبوت" ہفت روزہ کی بجائے "روزنامہ" ہو جائے۔

(احمد علی قصور)

دلی مبارک باد

رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے انشاءاللہ کوشش کر رہا ہوں کہ اس مبارک رسالے کو زیادہ سے زیادہ پھیلاؤں۔ دعا کریں کہ میں اس کوشش میں کامیاب رہوں۔ رسالے کو اس قدر خوبصورت بنانے پر میری جانب سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ یہ سب آپ کی مساعی خیر کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں قادیانیت اور ان کے وفاداروں کا کامیاب تعاقب اور مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ میری ایک تجویز ہے۔ وہ یہ کہ متحدہ عرب امارات اور دوسرے مسلمان ممالک کے اوقاف سے درخواست کی جائے۔ کہ روزنامہ "امن" کو اپنے ملکوں میں داخلہ ممنوع قرار دیں۔ تاکہ دوسرا کوئی اخبار یہ جسارت نہ کر سکے اور قادیانیت نوازی کا منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔ آخر میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس فریضے اور اس تبلیغ کے دوسرے

بنگلہ دیش سے حضرت مولانا محمد یونس عبدالجبار کا گرامی نامہ

آپ مجلس تحفظ ختم نبوت جیسے عظیم اور ہمہ گیر دینی انقلاب کی ذمہ داری کو بخوبی انجام دینے میں سرگرم اور سرشار ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ امت مسلمہ فی الحال بہت ہی خطرناک اور پرفتن دور سے گزر رہی ہے۔ ہر طرف سے ان کو کفر اور الحاد، سازشوں اور الحاد و زندقہ اور اسلامی لباس میں اسلام دشمن عناصر نے گھیر رکھا ہے۔ آج ہر طرف فرعونی اور طاغوتی طاقت کا بول بالا ہے، مغربیت اور شیوعیت کا زور ہے۔ الحادیت اور دہریت کا شور ہے، ظلم اور بربریت کا دور دورہ ہے، یورپ اور امریکہ کی گہری سازش کی وجہ سے ہمارے ملک میں کچھ عناصر ایسے پیدا ہو گئے ہیں جنکو آج ختم نبوت جیسے ایک اہم اسلامی عقیدہ کا انکار کرنے کی جرأت ہو رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس جیسے پرفتن دور میں امت پر کتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی سرگرمی اور بے پناہ جدوجہد واقعی قابلِ اعتبار ہے، اور داد و تحسین کے لائق ہے، بے شک مجلس دورِ حاضر میں ایک اہم رول ادا کر رہی ہے اور باطل کے خلاف ایک سخت معرکہ میں صف آرا ہے۔ اس سلسلہ میں بنگلہ دیش کے عوام مجلس کے ساتھ ہیں۔

والسلام

محمد یونس عبدالجبار

رئیس الجامعۃ الاسلامیہ پٹیہ چاٹگام بنگلہ دیش

لوگوں کے مقابلے میں استقامت نصیب کرے۔ آمین

(عبد اللہ محمد شاہ) متحدہ عرب امارات

مولانا اورنگ زیب ناظم آباد

اہالیان ناظم آباد کراچی آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ اب یہاں پر بھی بعد نماز جمعہ "ختم نبوت" کے سپاہی کفر و زندیقیت کے خلاف لوگوں کو آگاہ کرنے پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کا اجر دے ختم نبوت رسالہ کا سرورق بہت دیدہ زیب ہے، چھپائی کا معیار بھی پسند آیا۔ م۔ ب۔ خالد صاحب کا مضمون "ایک قادیانی کی داستان" لائق تعریف و تحسین ہے۔

(اورنگ زیب جامع مسجد بلاک ۵ ناظم آباد)

تمام طلبہ آپ کے ساتھ ہیں

کل ایک دوست کی معرفت "تحفظ ختم نبوت" کے بہاولپور دفتر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے ملاقات ہوئی۔ مولانا نے نہ صرف ہمیں گرمجوشی سے خوش آمدید کہا بلکہ ہمارا ایک چھوٹا سا تحریری مسئلہ بھی حل کیا۔ یقین نہیں آرہا تھا کہ آج کل کے اس لالچی اور مصروف ترین وقت میں کوئی شخص اتنی اپنائیت اور خلوص بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ بلاشبہ اگر علماء اپنی حیثیت اور مقام کو پہچانیں تو معاشرہ بدل سکتا۔ دفتر ہذا میں ہی مجھے مولانا شجاع آبادی نے چند کاپیاں ہفت روزہ ختم نبوت کی دیں جنہیں اب پڑھنے کے بعد فوری جذبات سے مغلوب ہو کر آپ کا شکریہ ادا کرنے اور آپ کو مبارک باد دینے کی غرض سے قلم اٹھایا ہے۔ میں یونیورسٹی میں شعبہ اکنامکس کا طالبعلم ہوں میں اپنی اور اپنے تمام قریبی دوستوں کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ان قادیانی دجالوں کو اپنے ملک سے باہر دھکیل لیں گے۔ یا ان کے اطوار بدلوا کر ہی دم لیں گے

(بہاولپور سید عبد الناصر طاہر)

کارکنان رسالہ کی حسن کارکردگی پر مبارکباد

یہ حد قلم کا ٹکڑا کیا کرے گا بیان داستان میری
مزہ تو تب تھا کہ رنگ بنائے اس کو زباں میری

ہم عرصہ دراز سے آپ کے جریدہ ہفت روزہ ختم نبوت کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہیں اور مستقل خریدار ہیں آپ کا یہ رسالہ ہمیں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب طوفانی مبلغ تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے ذریعے حاصل ہو رہا ہے گو یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے کہ اندرون ملک و بیرون ملک بے شمار رسائل جاری ہیں اور ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے فتنہ سے روشناس کرانے کے لئے کام کر رہے ہیں مگر یہ رسالہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے لاثانی ہے خصوصاً جب سے اخبار کی کاغذ کی بجائے سفید کاغذ پر چھپنا شروع ہوا ہے اس کی اہمیت اور قبولیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ کارکنان رسالہ کی حسن کارکردگی پر ہم اراکین تحریک خدام اہلسنت والجماعت اور بزم قاسمی سرگودھا ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

دعا جو ہونے کے ساتھ ساتھ دعا گو بھی ہیں کہ رب العزت اس رسالہ کو مزید شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی اس سعی مبارک اور کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

خادم ختم نبوت عبد الرشید راشد وڑائچ دارا گرو

تحریک خدام اہلسنت سرگودھا و بزم قاسمی سرگودھا۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے ایبٹ آباد میں علماء اکرام کا خطاب

ایبٹ آباد (نمائندہ ختم نبوت) صدر برادر التوحید جنبیاں ایبٹ آباد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا حالات کا تقاضا ہے۔ کہ امت مسلمہ متحد ہو کر ادیان باطلہ کی سرکوبی کرے۔ انہوں نے کہا عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے اور جان ایمان ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھی جائے کیونکہ یہ ملک و ملت کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ ان کے بڑے دیار غیر میں بیٹھ کر غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ملک و ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ سواد اعظم اہل سنت کے اس اجتماع سے مولانا محمد امیر زمان ہاشمی، قاری اکبر شاہ، مولانا عبد الغفور راشد نے خطاب کیا جبکہ عبد القدوس ہاشمی نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ راشد عزیز، محمد نعیم، ارشد اور طارق نے ناموس ختم نبوت کیلئے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ علماء اکرام نے ان کے جذبات کو سراہا۔ ایک قرارداد میں ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر صدیق اکبر ٹاؤن سے موسوم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

مداح رسول کریم حضرت حافظ لدھیانوی کا تہنیت نامہ

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے کئی پرچے ملے، اس دور پرفتن میں دینی پرچہ نکالنا جہاد ہے ایسے دینی پرچے میں شرکت آخرت کا زاد راہ ہے پرچہ صوری و معنوی اعتبار سے دیدہ زیب ہے یہ آپ کی پر خلوص محنت و ریاضت کی شہادت ہے

والسلام

حافظ لدھیانوی

بیت الادب فیصل آباد

کیا بائیبل تبدیل نہیں ہوئی؟

عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب

برطانیہ میں آئے دن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ کبھی اسلام کو طنز کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو کبھی مسلمانوں کی تضحیک کی جاتی ہے، کبھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی پر کیچڑ اچھالی جاتی ہے تو کبھی اسلامی کلچر، تمدن معاشرت کا برسرِ عام مذاق اڑایا جاتا ہے۔ بہر طور یہ کہ ہندوستانی و پاکستانی پادریوں کی ایک بہت بڑی تعداد مسلمانوں کو مرتد بنانے کی سازشوں میں مصروف ہے اور مختلف زبانوں میں پمفلٹ تقسیم کرکے عیسائیت کی حقانیت ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ عیسائی مبلغوں (جو مردوں اور عورتوں پر مشتمل اور پاکستانی ہیں) کی ایک مخصوص تعداد مسلمانوں کے گھروں میں جاکر انہیں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ان ان پڑھ مسلمانوں کے قلوب میں شکوک و شبہات کے بیج بو کر چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح کے مغالطات پر مبنی ایک کتابچہ اردو زبان میں ہمیں موصول ہوا۔ کتابچہ کا نام "کیا بائیبل تبدیل ہوگئی ہے؟" ہے اور اس کے مصنف مسٹر ایس مسعود ہیں۔ اس کتابچہ میں قرآنی آیات کو غلط استعمال کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ بائیبل غیر محرف اور محفوظ ہے۔ اور لکھا ہے کہ قرآن بھی اس کا شاہد ہے اور مفسرین اسلام بھی اس کی شہادت دیتے ہیں۔ غرضیکہ مختلف طریقوں سے موجودہ بائیبل کو غیر محرف بتلا کر مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے اس کتابچہ کو پڑھ کر محسوس ہوا کہ اگر اس پر بروقت

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

توجہ نہ کی گئی تو اس کے نتائج بہت خطرناک ثابت ہوں گے اس لئے چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں۔" وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

تورات و انجیل اپنے اپنے دور میں ہدایت کا مشعل اور روشنی کا مینار تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ تعلیمات اپنے دور میں نور ہی نور اور بالکل برحق تھیں۔ اسی طرح انجیل بھی اپنے زمانہ میں سرچشمۂ ہدایت اور مشعل راہ تھی جو بھی اس شریعت کو پالیتا تھا اور اس پر عامل ہو جاتا تھا اسے صراطِ مستقیم مل جاتا تھا۔ وہ خدا کا پیارا بن جاتا تھا۔ قرآن کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ:

انا انزلنا التورٰۃ فیہا ھدی ونور (پ المائدہ)

(ترجمہ) ہم نے نازل کی تورات کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے

واٰتینٰہ الانجیل فیہ ھدی ونور ومصدقا لما بین یدیہ من التورٰۃ وھدی وموعظۃ للمتقین۔ (پ المائدہ) (ترجمہ: اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور تصدیق کرتی تھی اپنے سے اگلی کتاب تورات کی اور راہ بتلانے والی اور نصیحت تھی ڈرنے والوں کو۔

ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ (پ المائدہ)

(ترجمہ: چاہئے کہ حکم کریں انجیل والے موافق اس کے جو کہ اتارا اللہ نے اس میں:

اس قسم کی آیات سے مسٹر مسعود نے مغالطہ دینے کی کوشش کی اور یہ جتلانے کی سعی کی کہ یہ آیات اس پر دال ہیں کہ تورات و انجیل غیر محرف اور ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے اور آج کے دور میں اس پر عمل کرنا اشد ضروری ہے۔ ایک مقام پر مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

"قرآن کی اس کھلی نصیحت کہ بائیبل برحق ہے، پر عمل کریں جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے پیروکاروں کو دی گئی ہے۔ اس لئے کہ یہ کتاب تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہے" (ص۵)

قرآن کریم کی مذکورہ آیات مسٹر مسعود کی اس بات کی ہرگز تائید نہیں کرتی۔ ان آیات پاک کا مطلب بالکل ظاہر و بین ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ دونوں کتابیں اپنے اپنے دور اور زمانے میں رحمت و برکت کا سامان ہدایت کا سرچشمہ اور منبع علم و عرفان تھیں۔ اور انہی کی تصدیق قرآن کریم نے فرمائی ہے، قرآن کریم نے موجودہ بائیبل (OLD AND NEW TESTAMENT) کی ہرگز تصدیق نہیں فرمائی۔ اس لئے کہ موجودہ بائیبل میں نہ صرف تحریف و تبدیلی واقع ہوگئی ہے بلکہ بہت سی ایسی باتیں بھی درج ہیں جو دامن نبوت بلکہ دامن انسانیت کو بھی تار تار کر دیتی ہیں۔ اس لئے لامحالہ یہ کہنا پڑے گا کہ جس تورات و انجیل کی قرآن کریم نے تائید و تصدیق کی ہے وہ اس دور کی تھی اس پر ہمارا ایمان ہے اور وہی بصیرت و ہدایت و رحمت

سے معمور تھی مگر اس موجودہ بائیبل میں چونکہ ان کے رہبانوں نے اپنے اپنے اغراض و مقاصد کی بنا پر تحریف کر دی ہے اس لئے اسے محرف اور تبدیل شدہ کہنا پڑتا ہے اور قرآن کریم نے بھی اس کو کہا ہے کہ یہ لوگ اپنے اغراض و مقاصد اور چند معمولی قیمت کے عوض آیات کو بدلنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلاً فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون (پ البقرہ ع ۹)

(ترجمہ) سو خرابی ہے ان کو جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اس پر لیویں تھوڑا سا مول۔ سو خرابی ہے ان کو اپنے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کو اپنی اس کمائی سے۔

مگر مسٹر مسعود آف مانچسٹر اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ موجودہ بائیبل بالکل برحق اور آج کے دور میں لائق عمل ہے۔ ہم ان تحریفات کی بحث میں جائے بغیر مسٹر مسعود سے ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر موجودہ بائیبل (OLD AND NEW TEST) کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو ہمیں مندرجہ ذیل چند عبارات کا مطلب سمجھا دیجئے گا تاکہ اوروں کو بھی اس باب میں کچھ حل مل جائے۔ مثلاً

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ:

"نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے انگور کا باغ لگایا اور اس کی مے پی۔ اور اسے نشہ آیا۔ اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا۔ اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آ کر خبر دی گا۔" (پیدائش باب ۹ ۲۰-۲۲-صلا)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت نوح علیہ السلام نے شراب پی اور اس کا نشہ طاری ہوا۔ پھر انہیں اس بات کی خبر نہ رہی کہ میں کپڑوں سے آزاد ہو چکا ہوں۔ پھر مستزاد یہ کہ ان کے لڑکوں نے انہیں اس حالت میں دیکھا۔ (معاذ اللہ) ہم تو اس امر کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ایک جلیل القدر پیغمبر علیہ السلام سے یہ فعل ہو اور (معاذ اللہ) حالت برہنگی میں سب کے سامنے ہو جائے۔ اس کے باوجود بھی یہ کہا جائے کہ بائیبل بالکل ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ کچھ تو سوچئے کس قدر غلط دعوٰی کیا گیا ہے۔

۲۔ حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"اور لوط ضغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں کیونکہ اسے ضغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگیں۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو انہوں نے اس رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی

باقی صفحہ ۲۴ پر

پڑھے لکھے قادیانیوں کو

چیلنج

مرزائے قادیانی کا دعویٰ تھا:

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

نیز مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ یہ جو قرآن پاک میں آیا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اس کا مصداق میں ہوں دیکھئے ایک غلطی کا ازالہ، جو شخص اتنا بڑا دعویٰ کرے اسکی زبان سے پھول جھڑنے چاہئیں زرد کانٹے — اسے تو خوشبو پھیلانی چاہیے نہ کہ بدبو — مرزا قادیانی کا انداز بیان جیسا "شریفانہ" تھا۔ وہ تو ہم کسی اور نس میں پیش کریں گے۔ آج کی محفل میں ہم اس کے وعظ و تذکیر کا نمونہ اس کی "حدیث" کی کتاب "نصرۃ الحق" کے دو صفحات کے عکس کی صورت میں شائع کر رہے ہیں — ہمارا پڑھے لکھے قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ اپنی ماں، بہن اور بیٹے بیٹیوں کے سامنے اپنے نبی کی یہ حدیث "بلند آواز سے مع تشریح کے سنا کر پھر دین المسیح مانگی مٹھائی وصول کریں — ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی قادیانی ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلیے

ہم یہ صفحات اس لیے شائع کر رہے ہیں کہ قارئین حضرات کے سامنے جب مرزا قادیانی کی کفریات، مغلظات اور خرافات اس کی کتابوں کے حوالے سے پیش کی جاتی ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے — اس طرح کا یہ سلسلہ ہفت روزہ ختم نبوت وقتاً فوقتاً جاری رہے گا۔

کتاب کا عکس

ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۹۲ حصہ پنجم

گروہ میں اس لئے وہ باوجود اپنے حضور کے، وجد اور رقص اور اشعار خوانی اور سرود وغیرہ کے رحیم خدا کے تعلق سے سخت بے نصیب ہوتے ہیں اور اس نطفہ کی طرح ہوتے ہیں جو کسی نقص کی بیماری یا جذام کے عارضہ سے گل جائے اور اس قابل نہ رہے کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے۔ پس رحم اور رحیم کا تعلق یا عدم تعلق ایک ہی بنا پر ہے صرف روحانی اور جسمانی عوارض کا فرق ہے۔ اور جیسا کہ نطفہ بعض اپنے ذاتی عوارض کی رُو سے اس لائق نہیں رہتا کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے اور اس کو اپنی طرف کھینچ سکے ایسا ہی حالت خشوع جو نطفہ کے درجہ پر ہے بعض اپنے عوارض ذمیمہ کی وجہ سے جیسے تکبر اور عجب اور ریا یا اور کسی قسم کی ضلالت کی وجہ سے یا شرک سے اس لائق نہیں رہتی کہ وہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ سکے پس نطفہ کی طرح تمام فضیلت روحانی وجود کے اول مرتبہ کی جو حالت خشوع ہے رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے جیسا کہ تمام فضیلت نطفہ کی رحم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے۔ پس اگر اس حالت خشوع کو اس رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں اور حقیقی تعلق پیدا نہیں ہو سکتا ہے تو وہ حالت اس گندے نطفہ کی طرح ہے جس کو رحم کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا نہیں ہو سکتا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لئے علیحدہ آثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق شوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ جسمانی عالم میں ایک کمال لذت کا وقت ہوتا ہے لیکن ہر نطفہ اس قطرہ منی کا اندر گر جانا اس بات کو مستلزم نہیں

ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۹۳ حصہ پنجم

کہ رحم سے اس نطفہ کا تعلق بھی ہو جائے اور وہ رحم کی طرف کھینچا جائے۔ پس ایسا ہی روحانی ذوق شوق اور حالت خشوع اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحیم خدا سے ایسے شخص کا تعلق ہو جائے اور اس کی طرف کھینچا جائے بلکہ جیسا کہ نطفہ کبھی حرامکاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ پس ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع خضوع اور حالت ذوق و شوق رنڈی بازوں سے مشابہ ہے یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کا جو محض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرامکار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی مستعد ہے حالت خشوع میں بھی تعلق پکڑنے کی مستعد ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہے مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے۔ پس ایسا ہی خشوع اور سوز و گداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کیلئے کوئی لازمی علامت نہیں ہے* بہت شخص ہیں نماز اور یاد الٰہی کی حالت میں خشوع [illegible] اس بات کو

* ابتدائی حالت میں خشوع اور رقت کے ساتھ [illegible] جیسا کہ بچیں [illegible] بے اور بسا اوقات میں پڑ جاتا [illegible] بہت سے عشرات میں مبتلا ہوتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔ منہ

ایک عظیم یوم الفرقان
یعنی
معرکہ دہلی ۳۱ء

مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہٗ ساکن درویش ہری پور ہزارہ

یہ آج سے ٹھیک ۵۵ سال پہلے (۱۹۳۱ء) کی بات ہے جب متحدہ ہندوستان میں علماء کے ہندوستان گیر تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے قادیانی تابوت کا ڈھیر ڈھیلا ہو چلا تھا۔ تو فرنگی سرکار نے اپنے اس خود کاشتہ پودا کی گرتی دیوار کو سہارا دینے کے لئے یہ سوچا کہ اگر سر ظفر اللہ کو آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر بنا دیا جائے اور پھر آل انڈیا لیگ کا اجلاس بھی دہلی کی کسی جامع مسجد میں منعقد ہو جائے تو اس طرح ایک تیر سے دو شکار ہو جائیں گے۔ ایک تو یہ کہ علماء کے فتووں کا اثر قادیانیت کے خلاف کم ہو جائے گا اور دوسرا یہ کہ مسلم لیگ پر بھی حکومت کی گرفت بیش از بیش مضبوط ہو جائے گی چنانچہ اس مقصد کے لئے انگریز نے ہندوستان بھر کے سر، نوابوں بکاؤ قسم کے لیڈروں بے ضمیر پیروں اور ملاں قسم کے ضمیر فروش مولویوں کی ایک فوج وسط دسمبر ۱۹۳۱ء میں جمع کی جو وسط دسمبر میں دہلی پہنچ گئی۔ دہلی کے ہوٹلوں میں خوب ریل پیل شروع ہو گئی۔ مشہور سرکاری ملاں خواجہ حسن نظامی نے اخبار منادی میں سر ظفر اللہ کی حمایت میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دیئے پھر

اخبار منادی کے اداریئے قد آدم پوسٹروں کی شکل میں دہلی کی دیواروں کی زینت بننے لگے۔ خواجہ صاحب نے اوپر کے اشارے سے یہاں تک لکھ دیا کہ ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے۔ (تاریخ احمدیت صفحہ ۲۶۳/۶) دوسری طرف جوابی پوسٹر بھی آنے لگے۔ الغرض دسمبر کا سرد ترین مہینہ اس کھلبلی کی وجہ سے خوب گرم ہو گیا۔ خود قادیانیوں کے دلوں میں بھی خوشیوں کے لڈو پھوٹنے لگے۔ اس کا کچھ اندازہ چودھری ظفر کے اس چھ صفحات کے طویل خط سے بھی ہو سکتا ہے جس کا فوٹو تین شاہ سرخیوں کے ساتھ مسٹر شاہد قادیانی نے تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۴۳ تا صفحہ ۲۴۵ پر شائع کیا ہے۔ ظفر چوہدری کا یہ پورا خط آئندہ سطور میں ناظرین ملاحظہ کریں گے۔ اس خط میں ظفرو نے مرزا محمود سے استدعا کی ہے کہ خطبہ صدارت حضور لکھوا دیں اور میں حضور کی زبان بن کر ہندوستانی مسلمانوں تک اس کو پہنچا دوں گا اور دوسری درخواست یہ تھی کہ اطراف دہلی کے تمام قادیانیوں کو حکم دیا جائے کہ وہ دہلی پہنچ جائیں اور مسلم لیگ کے اس اجلاس کی حاضری میں اضافہ کریں خط حسب ذیل ہے۔ (منقول از تاریخ

احمدیت جلد ششم)

چوہدری ظفرو کا مکتوب

سیدنا و امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کو آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کا جو دہلی میں ۲۶-۲۷ کو ہونے والا ہے صدر منتخب کیا گیا ہے کونسل کا جلسہ پچھلے اتوار کو ہوا تھا۔ اس میں میرا نام تو آیا تھا لیکن چوتھے نمبر پر تھا اور مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ میری باری آجائے گی۔ اس لئے حضور سے پیشتر اجازت طلب نہ کر سکا۔ گو سیکرٹری صاحب سے میں نے کہہ دیا تھا کہ ہمارا جلسہ انہی تاریخوں میں ہوگا لیکن انہوں نے کہا کہ اگر تم پر بھی قرعہ پڑا تو مرکز فارغ ہو ہی جاؤ گے۔ اسی شام چلے جانا۔ خاکسار نے احتیاطاً مکرمی جناب مفتی صاحب سے عرض کر دیا تھا کہ حضور کی خدمت میں اس رونگی صورت کی اطلاع کر دیں۔ آج شام اطلاع ملی ہے کہ مجھے منتخب کیا گیا ہے اور اب کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں کیونکہ وقت بہت کم ہے اور سیکرٹری صاحب کل بمبئی جا رہے ہیں اور ۲۳ کو واپس تشریف لائیں گے۔ اس لئے اب وہ کسی اور کے لئے کوشش بھی نہیں کر سکتے۔ ادھر اس موقع پر ذمہ داری بھی بہت ہے غالباً ایسا اہم سیاسی موقع پہلے نہ ہوا ہوگا۔ اس لئے خاکسار نے حضور کی منظوری کی امید میں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتے ہوئے اسے منظور کر لیا ہے اور زیادہ تر اس رنگ میں اپنے خیالات کے لحاظ سے اسے اس موقع پر مسلمانان ہند کو حضور کی زبان بن کر سیاسی مشورہ دوں اور ان کی صحیح راہنمائی کر سکوں۔ اس سے معروض ہوں کہ حضور کمال ذرہ نوازی اور شفقت سے اپنا قیمتی وقت نکال کر ایڈریس کا مسودہ لکھوا دیں۔ اور خاکسار کو بھجوا دیں۔ خاکسار اسے ترجمہ کر لیگا۔ ایڈریس دونوں زبانوں میں چھپے گا اردو میں بھی اور

لیگ کے جلسہ پر مخالفین نے قبضہ کر لیا اور ماسٹر جی کو صدر بنا دیا

انگریزی میں بھی۔ گو پڑھا غالباً انگریزی میں جائے گا۔ حضور اندازہ فرما سکتے ہیں کہ وقت بہت ہی مختصر بلکہ ناکافی ہے لیکن زیادہ مشکل یہ ہے کہ نہ میرے اندر وہ وسعت نظر ہے نہ وہ قابلیت نہ موجودہ حالات کا صحیح اندازہ۔ اور نہ آئندہ آنے والے حالات کا اندازہ جو اس فرض کے کماحقہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہیں اس لئے میری قابلیت کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے اور موقع کے لحاظ سے بھی حضور یہ تکلیف ضرور گوارا فرمائیں حضور کی تمام مصروفیتوں کے علاوہ جلسہ بھی قریب آرہا ہے اور حضور پر یہ زائد بوجھ ہوگا لیکن خاکسار انشاء اللہ یہاں سے فارغ ہو کر ۲۰ کو قبل دوپہر حاضر خدمت اقدس ہو جائے گا۔ لیگ والوں کی طرف سے بھی ایک دو واسطہ عرائض حضور کی خدمت میں ہیں اور شاید براہ راست بھی لکھیں گے اول انکی درخواست ہے کہ اگر ممکن ہو تو حضور جلسہ کی تاریخیں ۲۷، ۲۸، ۲۹ مقرر فرما دیں لیکن میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ غالباً یہ ناممکن ہوگا مجھے یاد ہے کہ حضور نے فرمایا تھا کہ یہ تاریخیں حضرت مسیح موعود کی مقرر کردہ ہیں۔ دوسرے انکی درخواست ہے کہ بہر صورت اپنے نام بردہلی سے گزر کر جلسہ پر جا سکتے ہیں ارشاد فرمایا جائے کہ وہ لیگ کے اجلاس میں جتنے وقت کے لئے زیادہ سے زیادہ شامل ہو سکتے ہیں شامل ہوں۔ ان (مسلم لیگ والوں) کا خیال ہے کہ میرے نام کا اعلان ہوتے ہی جمعیت علماء وغیرہ شور مچانا شروع کر دیں گے اور کوشش کریں گے کہ اجلاس کے دنوں میں بھی مخالفت ہو اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے بہت سے ممبران شامل ہو سکیں تاکہ حاضری بھی اچھی ہو اور ریزرولیشن وغیرہ بھی حسب منشاء پاس ہو جائیں۔ یہ عریضہ جلدی میں لکھ رہا ہوں اور پورے طور پر اظہار مدعا بھی نہیں کر سکا۔ حضور اس عریضہ کے ملنے پر اگر بذریعہ تار خاکسار کو اطلاع کرا دیں کہ یہ عریضہ شرف باریابی حاصل کر چکا ہے اور ایڈریس کے متعلق خاکسار کی گزارش منظور ہو چکی ہے تو خاکسار کی بہت سی تکلیف رفع ہو جائے گی۔ ایڈریس جیسے لکھواتے جائیں اگر خاکسار کو بھجوا دیں تو خاکسار ساتھ ساتھ ترجمہ کراتا جائے۔ ایڈریس سیاسیات حاضرہ میں مسلمانوں کی حالت۔ موجودہ سیاسی حالات پر تبصرہ اور آئندہ کے کام کے متعلق بھی ہوگا۔ آئندہ ایک باقاعدہ نظام اور اتحاد کے ساتھ کام کرنے پر اگر حضور پسند فرمائیں تو خصوصیت سے توجہ دے دیں اور آخری گزارش یہ ہے کہ خاکسار کے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس موقع پر صحیح اور حقیقی خدمت اور راہنمائی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (والسلام)

حضور کا غلام۔ خاکسار ظفر اللہ خان۔

تو یہ تھا چوہدری ظفر کا وہ طویل ترین خط۔

لیکن فرنگی نوازوں کی دہلی پر اس غیر معمولی یلغار کو دیکھ کر دہلی کا دین دار مسلمان فکرمند ہو کر جمعیت العلماء کے دفتر میں گیا اکابر جمعیت کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ جمعیت کا ہمنوا انگریزی خوان طبقہ اور دوسرے عام مسلمانوں نے جمعیت کو ہر طرح تعاون کا یقین دلایا چنانچہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیت العلماء ہند اور سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب ناظم عمومی جمعیت العلماء ہند لاہور آئے۔ دفتر احرار میں احرار رہنماؤں سے ملاقات کی۔ اس وقت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری

چوہدری ظفر اللہ کو مسلم لیگ کا صدر کیسے بنایا گیا؟

چوہدری افضل حقؒ مولانا مظہر علی اظہر اور دوسرے احرار رہنما دفتر احرار میں موجود تھے۔ مشورہ میں طے یہ ہوا کہ بظاہر دہلی کی اس مہم کا صرف جمعیت العلماء ہی مقابلہ کرے۔ احرار کی دہلی میں موجود تمام طاقت جمعیت العلماء کے ساتھ ہوگی۔ نام صرف جمعیت کا ہوگا۔ لاہور سے چوہدری عبدالرحمٰن غازی امرتسری اور ماسٹر تاج الدین لدھیانوی کو دہلی بھیجنا طے ہوا۔

پروگرام کے مطابق چوہدری عبدالرحمٰن غازی نے امرتسر سے سوار ہونا تھا مگر وہ کسی شدید مجبوری کی وجہ سے دہلی نہ جا سکے۔ صرف ماسٹر تاج الدین ہی دہلی پہنچے۔ ماسٹر صاحب اس وقت تک دوسرے درجہ کے کارکن تھے۔ کوئی مشہور شعلہ بیان مقرر بھی نہ تھے۔ پھر وجود بھی کوئی بھاری بھرکم نہ تھا۔ گویا دھان پان مشت استخوان تھے لیکن چوہدری افضل حقؒ ماسٹر جی کے متعلق فرمایا کرتے تھے: "تاج الدین محنت کرنے میں انتھک چیونٹی ہے اور دشمن کو الجھا مارنے میں جالے والی مکڑی ہے۔" چنانچہ اس کا پہلا ظہور معرکہ دہلی میں ہوا۔

اجلاس کے دنوں سے چند روز قبل چوہدری ظفر لاہور گئے تھے۔ اجلاس سے تین روز قبل دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ صبح کو دہلی پہنچنا تھا۔ اس کی اطلاع کسی طرح دہلی کے احراریوں کو ہو گئی۔ انہوں نے فوراً بہت سی کالی جھنڈیاں بنائیں اور صبح کو شاہدرہ (دہلی) کے اسٹیشن پر پہنچ گئے اور سب نے سیکنڈ کلاس کے شاہدرہ سے دہلی کے ٹکٹ خرید لئے۔ جب گاڑی شاہدرہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو گاڑی کے حرکت میں آتے ہی یہ سب چوہدری ظفر کے ڈبے میں سوار ہو گئے اور سب نے کالی جھنڈیاں لہرانی شروع کر دیں ساتھ ہی چیختے ہوئے نعرے بھی لگانے لگے۔ چوہدری ظفر "قہر درویش بر جان درویش" دم بخود چپ سادھے بیٹھے رہے شاہدرہ سے دہلی کا چند منٹ کا فاصلہ ہے۔ جب گاڑی دہلی کے پلیٹ فارم پر پہنچی تو سب نے کالی جھنڈیاں کھڑکیوں سے باہر لہرانی شروع کر دیں۔

ادھر سر یعقوب کی قیادت میں سرکاری ٹولی استقبال کے لئے پلیٹ فارم پکڑی تھی۔ اس نے جو یہ انہونی صورت دیکھی تو سٹ پٹا کر رہ گئی۔ اس سے قبل چوہدری ظفر خان کے دل میں نہ جانے کس قسم کے سبز اور سنہری باغ ہونگے لیکن دہلی پہنچتے پہنچتے سب ارمان خاک میں مل گئے گویا ابتداء ہی خراب ہو گئی۔

مسلم لیگ کا اجلاس تو جامع مسجد فتح پوری کے بڑے ہال (حیرن بخش ہال) میں ہونا تھا۔ لیکن سرکاری

ٹولی نے دہلی اسٹیشن دار ذات کو دھوکہ کے نئے اعلان کر دیا کہ کل بروز جمعہ جامع مسجد شاہجہانی میں ظفر کی بعد نماز جمعہ تمام مسلمانوں سے منظوری لی جائے گی۔

اس نئی صورت حال سے مسلمانان دہلی کو عموماً اور اکابرین جمعیت کو خصوصاً بڑی تشویش ہوئی اور مشورہ کے بعد طے پایا کہ اس قسم کی ایک قرارداد کل جامع مسجد دہلی میں ہی کر دی جائے۔

مسلمانان دہلی کو توقع تھی کہ چونکہ خود حضرت علامہ مفتی

لوگوں کا شور سنکر انگریز کمشنر دوڑتا ہوا آیا اور عوام کو بتایا کہ یہاں لیگ کا کوئی جلسہ نہیں

کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید لاہور گئے ہیں اس لئے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری یا مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جیسے کوئی بڑے رہنما آئیں گے لیکن جب غازی صاحب بھی نہ آئے صرف ماسٹر جی آئے تو اس وجہ سے خلش تھی۔ ماسٹر جی نے عرض کیا کہ لیگ والے ہاتھی سے بڑے نہیں اور ہم چیونٹی سے چھوٹے نہیں۔ اللہ پر بھروسہ ہو تو فتح انشاء اللہ ہماری ہوگی۔

دہلی کے اکابر علماء کو تو اہل دہلی ہمیشہ سے سنتے چلے آرہے تھے۔ اس لئے وہ اس موقع پر کسی نئے مقرر کے خواہش مند تھے۔ پروگرام کے مطابق طے ہوا کہ دو بزرگ دہلی کے پہلے تلاوت کریں پھر مولانا عبدالماجد صدر جمعیت العلماء سرحد دہلی ماسٹر تاج الدین کا تعارف مدحیہ پڑھیں ان کو خوب نمایاں کریں پھر انکی صدارت کی تجویز پیش کریں۔ اور کوئی دوسرے بزرگ انکی تائید کر دیں اور ماسٹر صاحب کرسی صدارت پر پہنچ کر تقریر شروع کر دیں۔

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ جو سرکاری ٹوڈیان کرام سر یعقوب کی قیادت میں مسجد میں گئے وہ مسجد کے اندر محراب کے سامنے پہلی صف پر قابض ہو گئے جبکہ جامع مسجد دہلی کے صحن میں ایک اونچا منبر بنا ہوا ہے اور مقررین ہمیشہ وہاں سے ہی تقریریں کرتے ہیں اور صحن میں بیٹھے عوام انکی تقریر سنتے ہیں۔ اس کے مطابق جمعیت اور احرار کے عام سامعین نے منبر صحن کے ارد گرد قبضہ کر لیا تاکہ بعد کی کسی بھی صورت حال سے نمٹنا آسان ہو جائے۔

ادھر اندر جو سرکاری ارکان تھے ان میں صدارت پر کھینچا تانی شروع ہو گئی۔ پنجابی ٹوڈیان سرکار حبیب شاہ ایڈیٹر "سیاست" لاہور کو صدر بنانے پر مصر تھے۔ جبکہ یوپی ہندوستانی ٹوڈی سر یعقوب کو صدر بنانا چاہتے تھے۔ اس کشمکش نے کچھ وقت لے لیا اور اس کے دوران میں باہر منبر پر جمعیت والوں نے قبضہ کر لیا۔ تلاوت کے بعد منصوبہ کے مطابق مولانا عبدالماجد نے ماسٹر جی کا تعارف شروع کر دیا اور آخر میں تجویز پیش کی کہ اس جلسہ کی صدارت ماسٹر تاج الدین کریں گے۔ پاس بیٹھے ہوئے دوسرے مولوی صاحب نے تائید کر دی اور مجمع سامعین نے منظور ہے منظور ہے کے نعروں سے تائید مزید کر دی۔ چنانچہ ماسٹر صاحب اوپر چڑھ کر کرسی صدارت پر پہنچ گئے۔ اس کے درمیان ٹوڈی صاحبان میں فیصلہ یہ ہوا کہ صدارت سر یعقوب کرے گا۔ اب جو باہر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ منبر پر مخالفین کا قبضہ ہے اور ایک آدمی تقریر کر رہا ہے۔ سر یعقوب دوڑتے ہوئے منبر پر چڑھنے لگے۔ دو تین سیڑھیاں چڑھے ہی تھے کہ ماسٹر جی دوڑ کر دو تین سیڑھیاں نیچے اتر آئے اور سر یعقوب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑی بے تکلفی سے سرگوشی میں کہا کہ جناب جلسہ تو آپ کا ہی ہے۔ تقریر بھی آپ نے ہی کرنی ہے مجھے تو خواہ مخواہ صدر بنا دیا ہے۔ تو بدنامی سے بچنے کے لئے کیا بہتر نہ ہوگا کہ میں مختصر سی تقریر کر کے جلسہ آپکے سپرد کر دوں پھر آپ جانیں اور جلسہ جانے۔

اللہ کی شان سر یعقوب جیسا گرگ جہاں دیدہ کرگا غچہ کھا گیا اور اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو کہا کہ "حضرات آپ اطمینان سے ماسٹر صاحب کی باتیں سنیں۔ یہ جلسہ بہت اہم ہے جلسے کے اختتام تک اطمینان سے تشریف رکھیں اور سر یعقوب یہ کہہ کر منبر سے اتر کر اپنے ساتھیوں میں جا بیٹھے۔

ماسٹر جی نے بالکل غیر متعلق دنیا کی بے ثباتی کے متعلق تقریر شروع کر دی۔ پھر مسلمانوں کی عظمت رفتہ لال قلعہ اور جامع مسجد شاہجہانی کی قدرے تفصیل بیان کی تو ایک نعرہ لگا بدیشی حکومت مردہ باد۔ اس نعرے کے بعد ماسٹر جی نے انگریزوں کے مظالم کی طرف جو رخ کیا تو انگریز مردہ باد کے نعرے لگنے شروع ہو گئے۔ ماسٹر جی کوئی شعلہ بیاں مقرر تو نہ تھے لیکن خدا کی نصرت نازل ہونے لگی کسی نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے یہ شعر کہا ہے

شاں بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں دنیا میں قطار اندر قطار اب بھی

ماسٹر جی کو جب یقین ہو گیا کہ اس معمولی سی کارکن ٹولی کے سوا بیس پچیس ہزار انسانوں کا مجمع ان کے ہمنوا ہے تو اب ماسٹر جی نے آخری وار کیا اور گرج کر کہا کہ "حضرات! علماء کرام نے تو متفقہ طور سے انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزائیوں کو قطعی کافر قرار دے دیا ہے تو کیا مسلم لیگ جو خالص مسلمانوں کی جماعت ہے اس کا صدر مرزائی ہونا چاہیئے؟ عوام نے ہرگز نہیں ہرگز نہیں کے نعرے لگائے۔ ماسٹر جی نے عوام کو قدرے ٹھنڈا کر کے پوچھا کہ یہ سر یعقوب آپ حضرات سے چودھری ظفر اللہ کی صدارت کی اجازت لینے کے لئے تقریر کرنے والے ہیں۔ لوگوں نے متفقہ طور پر ہرگز نہیں ہرگز نہیں اور لعنت لعنت کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔

لیگ کے جہاندیدہ سر یعقوب ماسٹر تاج الدین سے غچہ کھا گئے

ماسٹر جی نے پھر عوام کو بتایا کہ یہ یہاں سے جا کر فتحپوری کے بڑے ہال میں اجلاس کریں گے۔ عوام پھر مشتعل ہوگئے اور پھر ہرگز نہیں ہرگز نہیں کے نعرے لگنے اور مجمع کی عظیم اکثریت دریبہ کلاں کے راستے مسجد فتح پوری میں پہنچ گئی اور وہاں پر قبضہ کرلیا اور وہاں دوسرا جلسہ ہوا۔ سرکاری ٹولی اس ذلت سے دونوں مسجدوں سے بے دخل ہوئی تو وہ وہاں سے انگریز کمشنر دہلی کی کوٹھی پر پہنچے اور کوٹھی کے صحن میں جلسہ کرنا چاہا۔ اس کی خبر کسی طرح فتحپوری کے اجلاس میں پہنچ گئی تو مسلمان کمشنر کی کوٹھی کی طرف دوڑ پڑے۔ کمشنر کو پتہ چلا تو اس نے سب لیڈروں کو اپنی کوٹھی سے نکال دیا۔ جب مجمع وہاں پہنچا تو انگریز کمشنر نے خود باہر آکر حاضرین کو یقین دلایا کہ اس کی کوٹھی میں کوئی جلسہ نہیں ہورہا۔

کمشنر کی کوٹھی سے مسلمان فتح کے شادیانے بجاتے واپس دہلی پہنچے اور سرکاری ٹولی خان بہادر نواب علی کے مکان واقع نئی دہلی میں پہنچے اور اس کے ڈرائنگ روم کے مختصر مجمع میں ظفر چوہدری نے اپنا لکھا ہوا صدارتی دیا لکھا پڑھا اور اس طرح ظفر چوہدری نے مرزا محمود کی زبان بند کر مسلمانان عام کو پیغام پہنچایا۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے ہم پر
بڑے بے آبرو ہوکر تیرے کوچے سے ہم نکلے

اور مسلمانان دہلی نے بھی اطمینان کا سانس لیا کہ خس کم جہاں پاک گریا۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ والحمدللہ

بقیہ: بائبل

اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ پر اس نے نہ جانا کہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یوں ہوا کہ پہلوٹی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جاکر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئی۔"

(پیدائش باب ۱۹ - ۳۰ - ۳۶ صفحہ ۱۹)

ملاحظہ فرمائیں ایک جلیل القدر پیغمبر سیدنا حضرت لوط علیہ السلام کی طرف کس قدر گھناؤنا فعل منسوب کیا جارہا ہے اور اس کتاب میں کس قدر لغو اور بے ہودہ باتیں درج کردی گئیں۔ کیا انبیاء علیہم السلام کی طرف اس طرح کی نسبت کرنی معمولی جرم ہے۔ انبیاء کرام تو دنیا سے فحش و بے حیائی، بداخلاقی و بدکرداری کا خاتمہ کرنے کے لئے آتے ہیں مگر عیسائی مبلغوں کو دیکھیں کہ اس فعل کو نہایت وثوق کے ساتھ نقل کرکے ان پر عمل کرنے کی نصیحت و ترغیب دی جارہی ہے۔ جاری ہے

بقیہ: آپ کے مسائل

ہے۔ وہ طلاق دینے کے بعد مکر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر شوہر دیندار قسم کا آدمی نہیں ہے اور عورت کو یقین ہے

کہ اس نے تین بار طلاق دی ہے تو عورت کے لئے شوہر کے گھر آباد ہونا جائز نہیں ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ مسلمان عدالت سے رجوع کیا جائے۔ عدالت اگر شوہر سے حلف لیکر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتی ہے تو وبال شوہر پر ہوگا اور عورت بری الذمہ ہوگی۔

بقیہ: مسلمان ماؤں کے نام

عناصر کے ہاتھوں بری طرح تباہ ہو رہا ہے۔ ایک طوفان ہے جو سب کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل رہا ہے۔ مصروفیت اتنی جہالت دین اتنی کہ چند لمحے رک کر سوچنے کا موقع نہیں کہ ہماری منزل کدھر تھی ہم کہاں آ نکلے۔ ارباب اختیار اس عظیم الشان محاسبے سے نہ بچ سکیں گے جو زیادہ سے زیادہ اس مسلمان قوم کی تباہی کے ذمہ دار ہیں مگر جتنا جتنا حصہ ہم سب کا ہے اس کے لئے ہم بھی خدا کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ اسلام میں جو ضابطہ حیات وضع کیا گیا تھا آج عملی طور پر وہ مفقود ہو چکا ہے ہم معاشرے کے مروجہ رسوم اور اصولوں پر چلنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان راہوں سے ہٹ کر راہ مستقیم پر چلنا انوکھا اور عجیب لگتا ہے۔ مگر ایسے دور میں جو کوئی اپنے خالق کی بتائی ہوئی سیدھی راہ پر چلنے کی کوشش کرے گا۔ وہ بے حد وحساب اجر کا مستحق ہوگا۔ اس لئے مسلمان خواتین اس نازک دور میں اپنے فرائض جو قدرت نے اولاد کی پرورش اور تربیت کی صورت میں ان پر لازم فرمائے ہیں ان کو پورا کریں۔ قدرت کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کر کے ہی ہم دوزخ کی آگ سے خود کو بچا سکتے ہیں۔ کیا ہم میں سے کوئی ماں لمحہ بھر کے لئے یہ تصور کرنا گوارا کرے گی کہ اس کا لخت جگر جہنم کی آگ کا ایندھن بنے۔ نہیں کبھی نہیں۔ اس کی ممتا یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ تو ممتا کی صحیح پہچان ہی یہ ہے کہ اگر اس کو دعویٰ ہے اپنے بچے سے محبت کا تو جس طرح دنیا میں اپنے بچے کو معمولی سی تکلیف میں بھی نہیں دیکھ سکتی اسی طرح اس کو آخرت کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے بچانا اس کا فرض ہے تبھی وہ ممتا کا فرض پورا ادا کر سکتی ہے اس کے لئے ہمیں اس معاشرہ اور اس کے اصولوں سے ٹکر لینی ہوگی۔ اپنے رب سے ناطہ جوڑنا ہوگا۔ قرآن کے مطابق زندگی گزارنی ہوگی۔ ان معصوم پھولوں کو خدا کی امانت سمجھ کر دین کا مجاہد بنانا ہوگا۔ تب ہی ہم اپنی ذمہ داریوں سے صحیح معنوں میں عہدہ برآ ہو سکیں گے اور اپنے رب کے حضور جانے کے قابل خود کو بنا سکیں گے۔

بقیہ: حق گوئی

دیدیا عذاب دینے کی انتہائی شکل یہ اختیار کی گئی کہ بانس کی کھپچیاں چیری گئیں اور ان کو بدن کے گوشت والے حصے پر رکھ کر اس طرح کھینچنا شروع کیا کہ گوشت ہڈیوں سے الگ ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس اللہ کے بندے نے اُف تک نہ کی۔ اس موقع پر حجاج سے کہا گیا کہ اس میں ابھی زندگی کی رمق باقی ہے حجاج نے کہا اسے یہاں سے نکال کر بازار میں سڑک پر پھینک دو۔ جعفر راوی کا بیان ہے کہ میں اور حطیط کا ایک دوست اس کے پاس پہنچے اور ہم نے کہا کہ اگر کوئی ضرورت ہے تو بتاؤ۔ جواب دیا "پانی کا ایک گھونٹ" فوراً پانی لایا گیا۔ چند لمحوں کے بعد اس جواں سال باہمت حق گو نے جام شہادت نوش کیا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ حطیط زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ شہادت فی سبیل اللہ تھی اور حجاج کا یہ ظلم ایسا نہیں ہے کہ جس کی خدا کے ہاں گرفت نہ ہو۔

خلیفہ ابو جعفر منصور کے پاس جلیل القدر عالم سفیان ثوری لائے گئے۔ خلیفہ نے ان سے کہا کوئی ضرورت ہو تو پیش کیجئے انہوں نے جواب دیا کہ "اتق اللہ" (اللہ سے ڈرو) تم نے خدا کی زمین کو ظلم وستم سے بھر دیا۔ خلیفہ نے اپنا سر جھکا لیا پھر اس نے یہی سوال کیا۔ امام ثوری نے جواب دیا کہ تمہیں یہ خلافت کا منصب مہاجرین وانصار کی تلواروں سے ملا ہے آج ان کی اولاد بھوکوں مر رہی ہے اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ منصور نے پھر سر جھکا لیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے پھر یہی سوال دہرایا کوئی ضرورت ہو تو پیش کیجئے۔ لیکن سفیان ثوری (شان بے نیازی کے ساتھ) دربار سے نکل آئے اور اس کے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔

بقیہ: نئی نبوت

کر خود ساختہ قوانین تک کو داخل مذہب ہونے کا موقع دے کر جزو مذہب بنا لیا تھا۔ اس سے دین کی حقیقی روح و مزاج پامال ہو کر اپنی اثر آفرینی کھو بیٹھا تھا بلکہ وہ ایسا چیستان بن گیا تھا جس کے اسرار و رموز کی کلید صرف "مذہب کے برہمنوں" کے پاس تھی اللہ تعالیٰ نے ان کی اس روش کا اس انداز میں تذکرہ فرمایا ہے:

"تو بڑی خرابی ان کی ہوگی جو لکھتے ہیں (بدل سدل کر) کتاب (تورات) کو اپنے ہاتھوں سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے۔ غرض (صرف) یہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے کچھ نقد قدرے وصول کر لیں" (البقرہ ۷۹)

نیز ارشاد باری ہوا:

"اور بے شک ان میں سے بعضے ایسے ہیں کہ کج کرتے ہیں اپنی زبانوں کو کتاب (پڑھنے) میں تاکہ تم لوگ اس (ملائی ہوئی چیز) کو (بھی) کتاب کا جزو سمجھو، حالانکہ وہ کتاب کا جزو نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ (یہ لفظاً یا مطلباً) خدا کے پاس سے ہے۔ حالانکہ وہ کسی طرح خدا کے پاس سے نہیں اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (آل عمران ۷۸)

نیز ارشاد فرمایا:

"تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اور ہم نے ان کے

قلوب کو سخت کر دیا۔ وہ لوگ کلام کو اس کے مواقع سے بدلتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے۔" (المائدہ ۱۳)

دین و مذہب کی اس کسمپرسی کی حالت میں نبی آخر الزمان خدا کا آخری و مکمل پیغام لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ یہ آخری و مکمل دین خالص توحید پرستی و شرک بیزاری اور رسالت و آخرت کی اساس پر استوار کیا گیا۔ جس میں بنی اسرائیل کی سی شدت وحدت اور بے جا قیود و پابندیاں نہیں رکھی گئیں۔ بلکہ جو ملت ابراہیم کی امین و پاسبان فطرت انسانی کی ترجمان، اور عقل سلیم کو اپیل کرنے والا بنایا گیا۔ اس نے انسانیت کے گلے سے وہ سارے طوق و سلاسل اتار پھینکے جو غلو پسند زاہدوں و راہبوں نے خدا کے بندوں پر ڈال رکھے تھے۔ اور وہ اصول و قوانین پاش پاش کر ڈالے جنہیں خواہش نفس کے غلاموں نے اور ظالم رہنماؤں نے اپنا رکھا تھا۔ اور ایک سیدھا، سہل، عام فہم اور عملی نظام عطا کیا جس میں انسانی توانائیوں اور کمزوریوں کا بھرپور خیال رکھا گیا۔ اس نظام فکر و عمل کی بنیاد خدا پرستی، خدا ترسی، زہد و تقویٰ، طہارت و پاکیزگی، حسن معاملہ و حسن اخلاق، عدل و مساوات انسانی، مالداروں کی طرف سے فیاضی کا مطالبہ، اور غریبوں کی خبر گیری کا تقاضا۔ صدق و راستبازی، عہد و پیمان کی پاسداری، محبت و الفت، ایمان باللہ و جہاد فی سبیل اللہ جیسے اوصاف حمیدہ پر رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نبی برحق، رسول امین و ختم المرسلین کی شان و صفت میں فرماتا ہے:-

"جو لوگ ایسے نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (جن کی صفت یہ بھی ہے کہ) وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔ اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں۔ اور گندی چیزوں کو (بدستور) ان پر حرام فرماتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔" (الاعراف ۱۵۷)

نیز امت مسلمہ کے متعلق ارشاد فرمایا:-

"اس نے تم کو (اور امتوں سے) ممتاز فرمایا۔ اور (اس نے) تم پر دین (کے احکام) میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی۔ تم اپنے باپ ابراہیم اور اس کی ملت پر (ہمیشہ) قائم رہو، اس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے۔"

(الحج ۷۸)

نیز فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے۔ اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں۔"

(البقرہ ۱۸۵)

بقیہ: خصائل نبوی ؐ

علیہ وسلم ازواج مطہرات کی باری کی تقسیم پوری فرماتے تھے مگر جب مرض میں زیادہ شدت ہو گئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایما پر تمام بیبیوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر بیماری کے ایام گزارنے کو اختیار کر لیا تھا اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ کل مدت مرض بارہ یا چودہ یوم ہے اور دو شنبہ کے روز چاشت کے وقت وصال ہوا ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وصال دو شنبہ کے روز ہوا اور چاشت کے وقت ہوا اس کے خلاف جو روایت ہو گی اس کی توجیہ کی ضرورت ہو گی

حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث وقتیبۃ بن سعید وغیر واحد قالوا حدثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن انس بن مالک قال اٰخر نظرۃ نظرتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکشف الستارۃ یوم الاثنین فنظرت الی وجھہ کانّہٗ ورقۃ مصحف والناس یصلون خلف ابی بکر فکاد الناس ان یضطربوا فاشار الناس اَنِ اثبتوا وابوبکر یؤمھم والقی السجف وتوفی من اٰخر ذٰلک الیوم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار نصیب ہوا وہ وہ وقت تھا جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں دو شنبہ کے روز صبح کی نماز کے وقت دولت کدہ کا پردہ اٹھا یا کر اسلامیوں کی نماز کا آخری معائنہ فرمالیں۔ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک صفائی اور انوار اور چمک میں گویا مصحف شریف کا ایک پاک صاف ورق تھا لوگ اس وقت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقتداء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے (صحابہ رضی اللہ عنہم) آپ کو دیکھ کر فرط خوشی میں پیچھے ہٹنے لگے اس خیال سے کہ شاید آپ تشریف لاتے ہوں اس لئے کہ اس سے پہلے بھی بیماری کے ایام میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے اور جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوتا تھا تشریف لا کر جماعت میں شرکت فرماتے تھے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور اسی دن وصال ہو گیا۔

فائدہ:- یہ وہی دو شنبہ کے روز کا آخری نظارہ ہے جس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اندازہ فرمایا کہ نظام شرعی قائم ہو گیا اور قدیمی رفیق ابو بکر رضی اللہ عنہ نیابت کا حق ادا کر دے گا اور امت کا بوجھ سنبھال لے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جس کو دنیا کی آنکھوں نے دیکھ لیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا حادثہ جس کے سامنے دنیا کے سارے ہی حوادث کالعدم اور لاشئ ہیں اور اس کے ساتھ ہی ارتداد کا فتنہ اور ساری دنیا کا مقابلہ لیکن اس کوہ استقلال نے سب ہی کو برداشت کیا اور پتھر کی چٹان سے زیادہ سخت بن کر ہر ٹکراؤ کو پاش پاش کر دیا حق یہ ہے کہ نیابت کا حق ادا کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا اسلامی ستون کر دوست، دشمن سب ہی ان کی بہادری شجاعت و قوت کی دھاک مانتے ہیں وہ بھی نرمی کی درخواست کریں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو بزدلی کا طعنہ دیں۔

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبہ
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ۔ ملتان
فون ـــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ۔ کراچی ۳ ، پاکستان ۔ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲
(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹